عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۱۱ تا ۱۷ رجب ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۸ ستمبر تا ۴ اکتوبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۱۹

فتنہ قادیانیت اور علامہ اقبالؒ

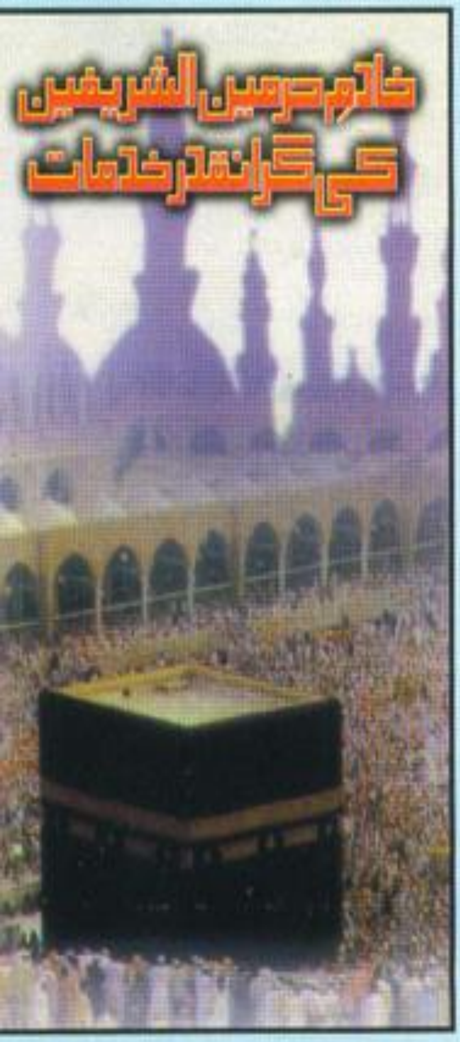

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ اور صوبہ سرحد کی سرگرمیاں

Email: editorkn@yahoo.com
website: http://www.khatme-nubuwwat.org

کیا انسان آدمؑ کی غلطی کی پیداوار ہے؟

س:..... آدم علیہ السلام کو غلطی کی سزا کے طور پر جنت سے نکالا گیا اور انسانیت کی ابتداء ہوئی تو کیا اس دنیا کو غلطی کی پیداوار سمجھا جائے؟ یا پھر آدمؑ کی اس غلطی کو مصلحت خداوندی سمجھا جائے؟ اگر آدمؑ کی اس غلطی میں مصلحت خداوندی تھی تو کیا انسان کے اعمال میں بھی مصلحت خداوندی شامل ہوتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر اعمال وافعال کی سزا کا ذمہ دار کیوں؟

ج:..... حضرت آدم علیہ السلام سے جو خطا ہوئی تھی وہ معاف کردی گئی، دنیا میں بھیجا جانا بطور سزا کے نہیں تھا بلکہ خلیفۃ اللہ کی حیثیت سے تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے نسل کس طرح چلی کیا ان کی اولاد میں لڑکیاں بھی تھیں؟

س:..... حضرت آدم علیہ السلام سے نسل کس طرح چلی یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو پیدا فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی اولادوں میں تین نام قابل ذکر ہیں اور یہ تینوں نام لڑکوں کے ہیں: (۱) ہابیل، (۲) قابیل (۳) شیث۔ آخر کار ان تینوں کی شادیاں بھی ہوئی ہوں گی آخر کس کے ساتھ جب کہ کسی بھی تاریخ میں آدم علیہ السلام کی لڑکیوں کا ذکر نہیں آیا۔ آپ مجھے یہ بتادیجئے کہ ہابیل، قابیل اور شیث سے نسل کیسے چلی؟ میں نے متعدد علماء سے معلوم کیا مگر مجھے ان کے جواب سے تسلی نہیں ہوئی اور بہت سے علماء نے غیر شرعی جواب دیا۔

ج:..... حضرت آدم علیہ السلام کے یہاں ایک بطن سے دو بچے جڑواں پیدا ہوتے تھے اور وہ دونوں آپس میں بھائی بہن شمار ہوتے تھے اور دوسرے بطن سے پیدا ہونے والے بچوں کے لئے ان کا حکم چچا کی اولاد کا حکم رکھتا تھا۔ اس لئے ایک حمل سے پیدا ہونے والے لڑکے لڑکیوں کا نکاح دوسرے بطن کے بچوں سے کردیا جاتا تھا۔ ہابیل، قابیل کا قصہ اسی سلسلہ پر پیش آیا تھا۔ قابیل اپنی جڑواں بہن سے نکاح کرنا چاہتا تھا جو دراصل ہابیل کی بیوی بننے والی تھی۔

لڑکیوں کا ذکر عام طور سے نہیں آیا کرتا۔ قابیل وہابیل کا ذکر بھی اس واقعہ کی وجہ سے آگیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم اور زبور:

س:..... یہودی، عیسائی اور مسلمان قوم تو دنیا میں موجود ہے۔ آیا حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم بھی دنیا میں کہیں موجود ہے اگر ہے تو کہاں؟ اور زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ کسی بھی حالت میں پائی جاتی ہے یا نہیں اگر ہے تو کہاں ہے؟

ج:..... حضرت داؤد علیہ السلام کا شمار انبیائے بنی اسرائیل میں ہوتا ہے اور وہ شریعت تورات کے متبع تھے۔ اس لئے ان کے وقت کے بنواسرائیل ہی آپ کی قوم تھے۔ موجودہ بائبل کے عہد نامہ قدیم میں ایک کتاب "زبور" ہے جسے یہودی داؤد علیہ السلام پر نازل شدہ مانتے ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام شادی شدہ نہیں تھے:

س:..... میں نے "ایف اے" اسلامیات کی کتاب میں پڑھا ہے کہ: "حضرت یحییٰ شادی شدہ ہیں۔" جبکہ جنگ بچوں کے صفحہ میں لکھا ہے کہ: "حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں"۔ کیا یہ سچ ہے کہ حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں؟

ج:..... جی ہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دونوں پیغمبروں نے نکاح نہیں کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو نکاح بھی کریں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے، اس لئے صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی ایسے ہیں جنھوں نے شادی نہیں کی اس لئے قرآن کریم میں ان کو "حصور" فرمایا گیا ہے۔ اس لئے اگر آپ کی اسلامیات میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا شادی شدہ ہونا لکھا ہے تو غلط ہے۔

س:..... اگر شادی شدہ نہیں ہیں تو ان کا ذکر قرآن مجید میں کیوں آیا؟

ج:..... قرآن کریم میں تو ان کے شادی نہ کرنے کا ذکر آیا ہے شادی کرنے کا نہیں۔

کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے؟

س:..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ جو دوسرے آدمی شریک سفر تھے وہ غالباً حضرت خضرؑ تھے عام خیال یہی ہے۔ حضرت خضرؑ کا پیغمبر ہونا قرآن سے ثابت نہیں پیغمبر کے بغیر کسی پر وحی بھی نازل نہیں ہوتی۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، تو پھر حضرت خضرؑ کو ظالم بادشاہ، نافرمان بچے اور دیوار والے خزانے کے متعلق کس طرح علم ہوا، جبکہ حضرت موسیٰؑ کو ان کی خبر تک نہ تھی؟

ج:..... قرآن کریم کی ان آیات سے جن میں حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی تھے۔ اور یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔ اور جو حضرات اس کے قائل ہیں کہ وہ نبی نہیں تھے شاید ان کی مراد یہ ہو کہ دعوت و تبلیغ کی خدمت ان کے سپرد نہیں تھی بلکہ بعض تکوینی خدمات ان سے لی گئیں، بہرحال حق تعالیٰ شانہ سے براہ راست ان کو علم عطا کیا جانا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان کو ظالم بادشاہ، نافرمان بچے اور دیوار والے خزانے کا علم ہوجانا بذریعہ وحی تھا اور جو علم بذریعہ وحی حاصل ہو اسے علم غیب نہیں کہا جاتا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

۱۱ تا ۱۷ رجب ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۸ ستمبر تا ۴ اکتوبر ۲۰۰۱ء

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۰

شمارہ: ۱۹

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن مینجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد نوشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بحارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ : ۷ روپے
ششماہی : ۱۷۵ روپے
سالانہ : ۳۵۰ روپے

چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۵۹۹۱ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

تحفظ ختم نبوت اجتماعات میں منظور ہونے والی قراردادیں .... (اداریہ) 4
محمد رسول اللہ ﷺ کا فکری انقلاب .... (حکیم سید محمود احمد سرو سہارنپوری) 6
فتنہ قادیانیت اور پیغام اقبالؒ .... (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ) 8
اجرائے نبوت کا مرزائی عقیدہ .... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 12
خادم حرمین شریفین کی گرانقدر خدمات .... (ابوشفقت قریشی سہام) 15
محبت کا کرشمہ .... (حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ) 17
اللطیف جل جلالہ کی لطیف قوتیں اور ہماری عقل نارسا .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 22
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں 24

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفظ ختم نبوت اجتماعات میں منظور ہونے والی قراردادیں

۷ستمبر ۱۹۷۴ء کا تاریخ ساز دن اپنے پس منظر میں امت مسلمہ کی ۹۰ سالہ عظیم قربانیوں' جہد حق' شہادتوں' قید و بند' جیلیں' ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سمیت بے پناہ صعوبتوں کو اپنے جلو میں رکھتا ہے۔ یہ وہ تاریخ ساز دن ہے' جب امت مسلمہ کی تحفظ ختم نبوت کے لئے دی گئی عظیم اور بے دریغ قربانیاں ثمر بار ہوئیں اور انگریز کے خود کاشتہ پودا' مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی معنوی ذریت کو ان کے توحید و رسالت اور اجماع امت کے خلاف کفریہ عقائد اور امت مسلمہ کے خلاف مذموم عزائم و مقاصد کی بنا پر پاکستان کی قومی اسمبلی میں ان کے سربراہ کے ساتھ طویل بحث و تمحیص اور پورے غور و خوض کے بعد غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

دریں اثناء ۱۹۸۴ء کی امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے ذریعے اسلامی شعائر کی بے حرمتی سے قادیانیوں کو روک دیا گیا لیکن انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ انہوں نے ملک عزیز کی قومی اسمبلی' اعلیٰ عدالتوں' ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے آئینی فیصلوں کو نہ قبول کیا اور نہ قبول کرتے ہیں اور تاحال قادیانی سربراہ مرزا طاہر اپنے آقا انگریز کی گود میں لندن میں بیٹھ کر امت مسلمہ کے خلاف زہر افشانی کر کے اپنے شب و روز اکارت کر رہا ہے' الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ قادیانیت کی کفریہ تبلیغ میں اپنے تمام تر مذموم وسائل کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ یہودیت' نصرانیت اور تمام اسلام دشمنی طاغوتی قوتیں قادیانیت کے فروغ کی پشت پناہی کرتی ہیں۔ ملک عزیز کے علاوہ پوری دنیا میں' یہودی' عیسائی اور قادیانی گٹھ جوڑ کے ذریعے امت مسلمہ کی وحدت اتحاد و اتفاق کے خلاف اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لا کر مذموم نصب العین کی تکمیل کے لئے سرگرداں ہیں۔

موجودہ صورت حال کو بنظر غور دیکھئے ۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات نے دفاعی ماہرین کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ یہ واقعات کسی عام دہشت گرد تنظیم کے بس کی بات نہیں بلکہ ان کا انداز کسی طے شدہ کمانڈوز کی کارفرمائی ہے جس کی صلاحیت دنیا کے صرف چند گنے چنے ممالک کے پاس ہی ہو سکتی ہے' جن میں روس' اسرائیل' بھارت اور خود امریکہ شامل ہیں۔ حقیقت خواہ کچھ بھی ہو بہرحال کسی بھی دہشت گردی کے پس منظر میں قادیانیوں کا ہاتھ ہونا ناقابل تردید حقیقت ہے۔

دین اسلام کا پوری دنیا میں غلبہ امت مسلمہ کی وحدت میں مضمر ہے۔ قادیانی' جہاد اور وحدت کے بدترین دشمن ہیں' جہاں ملک عزیز کے اندر ذرائع ابلاغ' صنعت و تجارت اور عسکری قیادت اور دیگر شعبہ ہائے زندگی پر قادیانی قابض ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے قادیانیت کے فروغ اور آنجہانی مرزا قادیانی کے مغرب سے درآمد شدہ دین کے غلبہ کے لئے کوشاں ہیں' وہاں یہ بات قابل غور ہے کہ دنیا کے دیگر ممالک میں اسلام اور اہل اسلام کی ساکھ کو مجروح کرنے کے لئے دہشت گردی میں قادیانیوں کا ہاتھ کارفرما ہے' نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہونا' امر مسلم ہے۔ دین کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ رب العزت نے لے رکھا ہے لیکن مسلمانوں کے جہاد' قربانی اور جانفشانی میں مضمر رکھا ہے۔ قادیانی جہاد کے منکر ہیں لہذا عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ملک عزیز کے اندر کلیدی آسامیوں پر مسلط قادیانیوں کو برطرف کر کے ملک عزیز کی صنعت و تجارت' معیشت اور اقتصادی صورت حال کو مستحکم کیا جائے۔ ملکی وسائل کو صحیح استعمال کر کے قیام و استحکام' پاکستان کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ دریں اثناء دنیا کے دیگر ممالک میں جہاں قادیانی اسلام اور اہل اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' ان کی مذموم کوششوں کے خلاف امت مسلمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر طرح ساتھ دے' اسی سلسلے میں ۷ستمبر کو یوم ختم نبوت پورے ملک میں جوش و خروش سے منایا گیا اور ملک عزیز کے بڑے شہروں سے لے کر قصبات' دیہات کی سطح تک کئے جانے والے اجتماعات' جلسوں اور کانفرنسوں میں قراردیں منظور کی گئیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء کے قائدین' کارکنوں اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے' جن کی بے مثال قربانیوں اور جد و جہد کے طفیل ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ فیصلہ کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور امت مسلمہ کے دیرینہ مطالبہ کی تکمیل کرتے ہوئے ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو قانوناً ممنوع قرار دیا۔

۲:...... یہ اجلاس حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیتی گروہ آئین پاکستان اور قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے ملک میں اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اقدس سے مسلمانوں کو جدا کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ منسلک کرنے

کے پرچار میں مصروف ہیں ان خلاف قانون سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو روکا جائے اور انہیں آئین اور قانون کا پابند کیا جائے۔

۳:...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی کھلے عام آئینی ترامیم اور قوانین کو مسلسل مسترد کر رہے ہیں' اس لئے قادیانی گروہ سے وابستہ افراد کو حساس اور کلیدی عہدوں پر فائز کرنا پاکستان کو نقصان پہنچانے اور اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے' اس لئے فوری طور پر ملک کے حساس انتظامی اور فوج کے اعلیٰ عہدوں سے ان کو برطرف کیا جائے۔ نیز سی بی آر کے چیئرمین متعصب سکہ بند جنونی قادیانی ریاض ملک کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

۴:...... یہ اجلاس پاکستان میں این جی اوز کی اسلام کے خلاف اور عیسائیت کے پرچار کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار اور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ این جی اوز کو امدادی کام کی آڑ میں قادیانیوں کی حمایت' عیسائیت اور یہودیت کے پرچار اور مغربی تہذیب کو پاکستانی عوام پر مسلط کرنے کے اقدامات پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

۵:...... یہ اجلاس کشمیری مجاہدین سے مکمل اظہار یکجہتی کرتے ہوئے افغانستان' عراق' لیبیا اور فلسطین کے سلسلہ میں امریکی اور یورپی ممالک کے دوغلے کردار کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان ممالک سے پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور دنیائے اسلام کے حکمرانوں سے اپیل کرتا ہے ان ممالک اور خصوصاً افغانستان کی اسلامی حکومت کے استحکام' کشمیری مظلوم مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں بھرپور اور مکمل تعاون کریں۔

۶:...... یہ اجلاس پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف یورپی ممالک کی گہری سازشوں کو تشویش کی نظر سے دیکھتے ہوئے ملک کی مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور قبائل کے غیور مسلمانوں کی جانب سے کئے گئے فیصلوں کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف یہود اور ہنود کی اس سازش کو کسی صورت میں بھی تسلیم نہ کرے۔

۷:...... یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی' بے روزگاری' بجلی' گیس وغیرہ میں بیجا اضافوں مختلف ٹیکسوں کی بھرمار جس کے باعث عوام کی قوت برداشت اور زندگی گزارنے کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے' غریب اور متوسط طبقے کی کمر اس مہنگائی نے توڑ دی ہے' حکومت کا فرض بنتا ہے کہ رعایا کو روزمرہ کی زندگی گزارنے کی ہر قسم کی سہولتیں فراہم کرنے پر فوری توجہ دے۔

۸:...... یہ اجلاس تمام مکاتب فکر کے علماً کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے اور نوجوان نسل کی اسلامی تربیت اور جذبہ جہاد کو زندہ رکھنے کے لئے مشترک جدوجہد کریں اور فروعی اختلافات کو عوامی سطح پر لاکر مسلمانوں کی ملی وحدت کو ختم کرنے کا ذریعہ نہ بنیں۔ یہ اجلاس بعض نام نہاد مسلمان کہلانے والے اس طبقے کی مذمت کرتا ہے جو ائمہ اربعہ اور خصوصاً امام اعظم امام ابوحنیفہؒ اور اہل سنت والجماعت کے خلاف ایک گہری خطرناک سازش کے ذریعہ مہم چلا کر ملک میں انتشار پیدا کر کے دشمنان اسلام کی تقویت کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اس وقت تمام اہل سنت والجماعت کے علماً کرام اور عوام کا فرض ہے کہ مکمل یکجہتی کا عملی ثبوت دے کر ان عناصر کی اس سازش کو ناکام بنائیں۔

۹:...... یہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر قائد ملت اسلامیہ پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم اور مجلس کے دیگر قائدین کو تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہر قسم کے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کی خاطر ان سے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کا عہد کرتا ہے۔

۱۰:...... یہ اجلاس دہشت گردی کے نام پر دینی مدارس مذہبی اور جہادی تنظیموں کے خلاف امریکی دباؤ کے تحت شروع کئے گئے پروپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ پاکستان اور دنیا بھر میں کسی بھی دہشت گردی سے علماً حق کا کوئی تعلق نہیں بلکہ علماً کرام نے بروقت اور ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور دہشت گردی کی پرزور انداز میں مذمت کی ہے' ہم دہشت گردی کے نام پر دینی مدارس اور جہاد جیسے مقدس فریضہ کو بدنام کرنے کی حکومتی مہم پر سخت اظہار افسوس کرتے ہیں' اور اس قسم کی غلط مہم کو فوری بند کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے دہشت گردی کے خاتمے اور قیام امن کے لئے ہر قسم کے مکمل تعاون کی پیشکش کرتے ہیں۔

حکیم سید محمود احمد سرو سہارنپوری

محمد رسول اللہ ﷺ کا فکری انقلاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا یہ انقلاب عظیم اپنی ان فکری بنیادوں پر باشعور انسانوں کا بلا جبر و اکراہ رضا کارانہ طور پر قبول کیا ہوا وہ انقلاب ہے، جس نے تیئیس سال میں ان کی زندگی کے پورے نظام کو اس طرح بدل دیا کہ اس میں ان کے عہد جہالت یعنی ماضی کا کوئی شائبہ بھی باقی نہ رہا۔ ہزاروں بتوں کو عبادت گاہوں سے لے کر دلوں کی فضاؤں تک سے ایسا دیس نکالا ملا کہ پھر بت خانے اپنی ویرانی کا نوحہ پڑھنے کو بھی باقی نہ رہے اور انسانی معاشرے اونچ نیچ ادنیٰ و اعلیٰ گورے اور کالے شرقی و غربی کے سارے خود ساختہ اضافی امتیازات سے ایسے پاک ہوئے کہ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

انقلاب کا لفظ آج کل اتنا عام ہو گیا ہے کہ ذرا ذرا سی سطحی تبدیلیوں کے لئے بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے، ایسی تبدیلیاں جو نہ زندگی کا رخ بدلتی ہیں، نہ سوچ کے انداز میں کوئی تغیر لاتی ہیں، نہ تہذیب و تمدن کے سلسلے میں کسی صحت مندانہ تبدیلی کا اہتمام کرتی ہیں اور جن کے ذریعے سے اگر کوئی شے جبراً کسی تبدیلی کا شکار ہوتی بھی ہے تو اس استحکام اور پائیداری کے حوالے سے کوئی قابل ذکر تاریخی اثاثہ نہیں چھوڑتی، جبکہ حقیقتاً اگر ہمہ جہتی تبدیلی کا کوئی پائیدار، مستحکم اور لافانی انقلاب کہیں روئے زمین پر کبھی برپا ہوا ہے تو یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ وہ واحد انقلاب وہی ہے جس کے رہنما محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس لئے کہ ان کے لائے ہوئے اس انقلاب نے زندگی کے کسی ایک پہلو میں ہی تبدیلی نہیں کی بلکہ اس کے فکر و عمل کے سارے انداز و اطوار بدل دیئے، بنیادی سوچ بدل دی، عقیدہ تبدیل کر دیا، رسومات بندگی سے لے کر معاملات زندگی تک، فرد سے لے کر جماعت تک، خاندان سے لے کر قبیلے تک، معاشرے سے لے کر ریاست تک اور معیشت سے لے کر سیاست تک ہر چیز کو ایسا بدلا کہ اس کی بنیادیں ہی تبدیل کر دیں، یہ تبدیلی نہ وقتی تھی اور نہ جزوی بلکہ اتنی ہمہ گیر تھی کہ آج ہمیں تاریخ سے پوچھنا پڑتا ہے کہ اسلام کے لائے ہوئے اس انقلاب سے پہلے انسان اور اس کا اجتماعی نظام کہاں کھڑا تھا، اور آج اسلام انہی قدروں کو کہاں لے آیا ہے، اسلام کے اس انقلاب کا استحکام بھی ایسا ہی حیران کن ہے کہ اس کی پائیداری زندگی پر ایسی حاوی ہوئی کہ بے عملی کی ہزار طوفانی ہوائیں اور وقت کے بے شمار حوادث بھی اس انقلابی کام کو اپنی منزل سے ہٹا نہیں سکے۔

اسلام کے اس فکری نقلاب کا آغاز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مقام سے کیا وہ انسان کا وہ مشترکہ سرمایہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے بھی لوگوں کے پاس موجود تھا، چاہے اس کا تصور حقیقت سے کتنا ہی دور ہو گیا تھا مگر بہر حال انسانی معاشرے کے پاس اس عقیدے کی صورت میں خالق کائنات کا ایک تصور موجود تھا اور وہ یہ تھا کہ: ”ہمارا ایک بنانے والا ہے“ مگر اب ہماری زندگی میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے، اس کو راضی کرنے کے لئے دو چار پرستش کی رسمیں ہر ایک کے پاس موجود تھیں مگر اس کے ایک ہونے باختیار ہونے اور اس کے سامنے جوابدہ ہونے کا تصور مشرک معاشروں میں مفقود ہو گیا تھا اور کتابی معاشروں میں دھندلا گیا تھا اور انسانوں نے اپنی تقدیریں اپنے خود ساختہ معبودوں کے حوالے کر دی تھیں اور صورت حال یہ تھی کہ دنیا میں ذرے سے آفتاب تک اور پانی سے پہاڑ تک ہر چیز خدا بن گئی تھی:

”کہیں معبود تھے پتھر کہیں مسجود شجر“

ایسے ماحول میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ایک ہونے، اسی کی عبادت کرنے، اسی سے لو لگانے اور اسی سے اپنی ضرورتوں میں رجوع کرنے کی دعوت کا اعلان فرمایا۔ اسی اللہ کی طرف بلایا جو خالق بھی ہے اور مالک بھی، بادشاہ بھی ہے اور رہنمائی دینے والا بھی، اسلامی انقلاب کی یہ وہ سب سے پہلی اور بنیادی بات ہے، جس سے اس انقلاب کے دوسرے اجزا فراہم ہوتے ہیں اور اس کے دو حصے ہیں ایک یہ تصور کہ الہ ہے اور دوسرا یہ عقیدہ کہ خدا کی ان صفات کا حامل کوئی اور دوسرا نہیں۔ یہاں یہ بات پھر دہرانے کی ہے کہ دنیا خدا کو مانتی تھی مگر اس صورت میں کہ اللہ ہے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیغام دعوت دیا اس کا امتیازی وصف یہ ہے کہ اللہ ہی ہے یعنی اللہ کے سوا نہ کوئی معبود ہے، نہ کوئی مسجود ہے، نہ رب ہے، نہ الہٰ، نہ مالک ہے، نہ بادشاہ اور وہ کسی ایک کا نہیں سب کا ہے، قرآن نے اس کی وضاحت اپنی دعوت کے آغاز ہی میں کر دی:

وربک فکبر (سورۃ المدثر)

”آپ اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔“

اور وہ رب کیسا ہے؟

قل ھو اللہ احد (سورۃ اخلاص)

”آپ فرما دیجئے کہ وہ اللہ یکتا ہے۔“

نہ کوئی اس کا شریک ہے نہ اس جیسا، یہی عقیدہ توحید وہ سارا سرمایہ انقلاب فراہم کرتا ہے جس نے اسلام کے انقلابی پیغام کو زندگی کے سارے گوشوں پر پھیلایا اور اسی کو قبول کرنے کا نتیجہ تھا کہ انسانی معاشرے میں وہ انقلاب عظیم برپا ہوا جس نے زندگی کے پورے نظام کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا۔

عقیدۂ توحید کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کئی پہلوؤں سے غور و فکر کے کئی دروازے وا کرتی ہے، جن میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ عقیدۂ توحید

سے دعوت انقلاب کا آغاز اس بات کی دلیل ہے کہ یہ تبدیلی جہاں سے شروع ہو رہی ہے یا انسانوں کا جو معاشرہ داعی توحید کے سامنے ہے' اس سے نہ کسی مصالحت کی امید ہے نہ کچھ لو اور دو کی بنیاد پر کوئی وقتی تبدیلی لانا مطلوب ہے بلکہ یہ انقلاب پہلی ضرب انسانی عقیدے پر لگا رہا ہے اور عقیدہ آدمی کا سب سے نازک معاملہ ہوتا ہے' جس پر کوئی شخص کچھ سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس نازک معاملے سے دعوت کا آغاز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انقلاب برپا کرنے والا حقیقتاً اپنے فلسفہ انقلاب کا خالق نہیں بلکہ وہ کسی اور کا مقرر کردہ بااختیار نمائندہ ہے' جو اپنے مالک کی فراہم کردہ دعوت انقلاب کو اسی کی ہدایت و رہنمائی میں اور اسی کے مقرر کئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق برپا کرنے کے لئے سعی کر رہا ہے' لہٰذا ہمیں سے اس فکری انقلاب کی دوسری بنیاد بھی سامنے آجاتی ہے اور وہ ہے اسلام کا تصور رسالت کہ لوگو! میں کوئی نیا پیغام لایا ہوں نہ کوئی نئی بات کہنے آیا ہوں' نہ اپنے کام پر تم سے کسی معاوضے کا طلب گار ہوں' نہ ستائش کا امیدوار بلکہ میں تو تمہیں وہی بھولا ہوا سبق یاد دلانے کے لئے آیا ہوں جو زمین پر آنے والے پہلے انسان کو دیا گیا تھا اور تسلسل کے ساتھ یاد دلایا جاتا رہا' یہاں تک کہ اب اسی کی تکمیلی اور اختتامی یاد دہانی کے لئے میں آگیا ہوں اور وہ سبق یہی ہے:

"لوگو! اپنے اس رب کی بندگی کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور اس مالک کی سزا سے بچ جاؤ۔"
(سورۃ البقرہ)

اس فکری انقلابی دعوت میں ایک پہلو یہ بھی غور طلب ہے کہ یہ انسانوں کو اپنے اعمال کے لئے جوابدہ بھی قرار دیتی ہے اور یہ اس فکری انقلاب کی تیسری بنیاد ہے' جسے ہم تصور آخرت سے تعبیر کرتے ہیں یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور پھر اپنے سارے اعمال کے لئے اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے' اور جس طرح ہر مظاہر پرست' سطحی ذہن رکھنے والے آدمی کے لئے اپنے خود ساختہ معبودوں کی فوج ظفر موج کو چھوڑ کر ایک اکیلے خدا پر راضی ہو جانا بڑا مشکل کام تھا اور اسی لئے مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اپنا پورا زور لگایا اور عقیدہ توحید کے ماننے والوں کے خلاف جبر و ظلم کا ہر ہتھکنڈا بے دریغ استعمال کیا' اسی طرح کسی مفاد پرست ظالم غاصب اور خائن فرد کے لئے تصور آخرت کو تسلیم کر کے اس کے مطابق اپنے اندر تبدیلی لانا بہت مشکل کام ہے کیونکہ یہ تصور آدمی کو ذمہ دار اور خود احتساب بناتا ہے کہ ان دیکھے خدا کے سامنے حاضری کو حق الیقین اور عین الیقین کی طرح مانے بغیر یہ بات ممکن نہیں کہ کوئی آدمی اپنی حد میں رہے اور جب کوئی نہ دیکھ رہا ہو تب بھی خیانت نہ کرے' جب کوئی گواہ نہ ہو تب بھی چوری سے اجتناب کرے' جب کوئی روکنے والا نہ ہو تب بھی دست درازی سے گریزاں ہو' یہ اسی عقیدے کا خاصہ ہے کہ جس نے اس فکری انقلاب کو ایک ایسا حیران کن منظر اظہار بخشا کہ اسے مان لینے کے بعد انسانی معاشرہ عظمت کردار کے اس مقام پر آگیا جہاں لوگوں نے خود اپنے آپ کو اگر کبھی ان سے جرم سرزد ہو گیا' سزا کے لئے پیش کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا یہ انقلاب عظیم اپنی ان فکری بنیادوں پر باشعور انسانوں کا بلاجبر و اکراہ' رضا کارانہ طور پر قبول کیا ہوا وہ انقلاب ہے جس نے تیئس سال میں ان کی زندگی کے پورے نظام کو اس طرح بدل دیا کہ اس میں ان کے عہد جہالت یعنی ماضی کا کوئی شائبہ بھی باقی نہ رہا۔ ہزاروں بتوں کو عبادت گاہوں سے لے کر دلوں کی فضاؤں تک سے ایسا دیس نکالا ملا کہ پھر بت خانے اپنی ویرانی کا نوحہ پڑھنے کو بھی باقی نہ رہے' اور انسانی معاشرے اونچ نیچ' ادنیٰ و اعلیٰ' گورے اور کالے' شرقی و غربی کے سارے خودساختہ اضافی امتیازات سے ایسے پاک ہوئے کہ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

یہ انقلاب ایسا عجیب و غریب انقلاب ہے کہ جو صدیوں سے زندہ و تابندہ بھی ہے' مستحکم بھی ہے' اور رواں دواں بھی۔ اگر کہیں کوئی تعطل آتا ہے تو محض وقتی طور پر' کوئی خرابی نظر آتی ہے تو عارضی ہے' کوئی رکاوٹ سد راہ ہوتی ہے تو ذرا قوت سعی کو مہمیز کرنے کے لئے اور اپنی صفوں کو دوبارہ منظم کرنے کے لئے اور اس انقلاب کو ماننے والے' اسے لے کر چلنے والے اس پہلی جماعت صحابہ سے لے کر آج تک کبھی اپنی راہ انقلاب سے ہٹے نہیں ہیں' اگرچہ کبھی کبھی رک ضرور گئے ہیں' کچھ تعطل کے وقفے بھی آئے ہیں مگر ان کی ایسی ہی صورت ہے کہ

جیسے صورت خورشید جینے والوں کی
"ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے"

یہ انقلاب ہمہ جہت بھی ہے اور ہمہ عہد بھی۔ لہٰذا زندگی کے ہر گوشے پر اس کی برکات سایہ فگن ہیں اور ہر عہد کے لوگوں کو اپنے قافلہ انقلاب میں شامل کرتے ہوئے یہ انقلاب اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ ماضی کی صدیاں اس کے نور سے جگمگا رہی ہیں۔ حال کی اضطرابی کیفیتیں اس کے آغوش سکون میں اپنے لئے جگہ پانے کی منتظر ہیں اور مستقبل کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ سارے وقتی اور جزوی انقلابات سے دست بردار ہو کر اس کے سایہ رحمت میں آجائے اور دنیا ایک بار پھر جبر و ظلم سے نجات پائے' انسانوں کی گردنوں سے انسانی غلامی کے طوق اتر جائیں' اللہ کے بندے اللہ سے تعلق کی بنیاد پر اپنے دلوں کی دنیا پرسکون بنا کر عدل و انصاف کا علم اٹھائے رضائے الٰہی کی خاطر اپنا پیغام انقلاب لے کر اٹھیں اور سب کے لئے اللہ کی رحمتوں کے دروازے اللہ کے حکم سے وا کر دیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

فتنہ قادیانیت

اور پیغام اقبال

شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اپنے بلند پایہ علمی افکار کی بنا پر ہمارے جدید حلقوں کا مرجع عقیدت ہیں' ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لوگوں نے جس فراخ قلبی سے تحقیق و تفتیش کا معرکہ سر کیا ہے' وہ ہمارے ماضی قریب کے کسی لیڈر کے حصہ میں نہیں آیا' لیکن علامہ مرحوم کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو جوان کے آخری دور حیات میں گویا ان کی زندگی کا واحد مشن بن گیا تھا۔ مصلحت پسندوں نے اسے اجاگر کرنے سے پہلوتہی کی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ دیوبند کے ایک مرد قلندر (علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ) کے فیضان صحبت نے فطرت اقبالؒ کے اس پہلو کی مشاطگی کی تھی۔ مولانا کشمیریؒ کے سوز جگر نے اقبال مرحوم کو قادیانیت کے خلاف شعلہ جوالہ بنادیا تھا۔ چنانچہ علامہ مرحوم جدید تعلیم یافتہ طبقے میں پہلے شخص تھے جن کو ''فتنہ قادیانیت'' کی سنگینی نے بے چین کر رکھا تھا۔ وہ اس فتنہ کو اسلام کے لئے مہلک اور وحدت ملت کے لئے مہیب خطرہ تصور کرتے تھے۔ ان کی تقریر و تحریر میں ''قادیانی ٹولے'' کو ''غداران اسلام'' اور ''باغیان محمدؐ'' سے یاد کیا جاتا تھا' اس لئے کہ ان کے نزدیک اس فرقہ کے موقف کی ٹھیک ٹھیک تعبیر کے لئے اس سے زیادہ موزوں کوئی لفظ نہیں تھا' نہ ہوسکتا تھا' وہ اس فتنہ کے استیصال کو سب سے بڑا ملی فرض سمجھتے ہیں۔ اور وہ ایک شفیق اور صاحب بصیرت سرجن کی طرح مضطرب تھے کہ اس ''ناپاک ناسور'' کو جسد ملت سے کاٹ پھینکا جائے ورنہ یہ ساری امت کو لے ڈوبے گا۔ افسوس ہے کہ اقبالؒ کے جانشینوں نے اقبال کی ''بانگ درا'' پر گوش بر آواز ہونے کی ضرورت نہ سمجھی' ورنہ اگر نقاش پاکستان کے انتباہ پر توجہ کی جاتی تو اقبال کے پاکستان کے تاریخ' شہید ملت لیاقت علی خان کے قتل سے شروع ہوکر مشرقی پاکستان کے قتل تک رونما ہونے والے واقعات سے یقیناً پاک ہوتی...... ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ پیغام اقبال کا جواب نہیں بلکہ اس کی بسم اللہ ہے۔ اقبال کا پیغام یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی' سیاسی اور معاشرتی اداروں میں اس باغی گروہ کی شرکت امت مسلمہ کی موت ہے۔ آج صرف پاکستان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام (خصوصاً خطہ عرب اور مشرق وسطی) ان باغیان اسلام کی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ تل ابیب سے ربوہ کا رابطہ اہل نظر سے مخفی نہیں اور یہودی فوج میں قادیانی ٹولے کی ''خدمات'' عالم آشکارا ہوچکی ہیں۔ اس تقریب میں ہم عالم اسلام کی خدمت میں ''پیام اقبال'' پیش کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یا تو ملت اسلامیہ کو عالم اسلام میں چھپے ہوئے قادیانی گروہ سے جرأت مردانہ کے ساتھ نمٹنا ہوگا یا پھر اسے اپنی خودکشی پر دستخط کرنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ قاضی وقت بڑی عجلت کے ساتھ اپنا آخری فیصلہ لکھنے کے لئے بے تاب ہے اور مستقبل کا پیش کار اس فیصلہ کا ریکارڈ ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے کے لئے مضطرب نظر آتا ہے...... اب یہ سربراہان اسلام اور قائدین ملت کے تدبر پر منحصر ہے کہ یہ فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے؟

اسلام کی بنیاد:

اسلام کا سیدھا سادا مذہب دو قضایا پر مبنی ہے۔ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ انبیاً کے آخری نبی ہیں' جو وقتاً فوقتاً ہر ملک اور ہر زمانے میں اس غرض سے مبعوث ہوتے تھے کہ نوع انسان کی رہنمائی صحیح طرز زندگی کی طرف کریں۔ (حرف اقبال)

ملحد دائرہ اسلام سے خارج:

جن دو قضایا (عقیدوں) پر اسلام کی عمارت قائم ہے وہ اس قدر سادہ ہیں کہ ان میں الحاد ناممکن ہے۔ جس سے ملحد دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ (حرف اقبال)

ختم نبوت کا تصور:

ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر و قیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کردی ہے۔ اس کے معنی بالکل سلیس ہیں...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا' یہی وجہ ہے کہ وہ

تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ (حرف اقبال)

اسلام کی حد فاصل:

اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء علیہ السلام پر ایمان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت پر ایمان، دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں، لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا، لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔

ختم نبوت کے معنی:

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں۔ یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل، مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا۔ حالانکہ جیسا طبری لکھتا ہے:

”وہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصداق تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالت مآب کی نبوت کی تصدیق تھی۔“

(عکس تحریر علامہ اقبال، بنام جناب نذیر نیازی صاحب، مندرجہ انوار اقبال ص ۴۴-۴۵ مرتبہ جناب بشیر احمد صاحب ڈار شائع کردہ: اقبال اکادمی پاکستان، کراچی)

قادیانیوں کے لئے دو راستے:

میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔ (حرف اقبال)

قادیانی علیحدہ امت:

میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کررہی ہے، کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا، اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کررہی ہے۔ (حرف اقبال)

قادیانیت: اسلام کے لئے مہلک:

میرے نزدیک ”بہائیت“ قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے، لیکن مؤخر الذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے، لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ (حرف اقبال)

قادیانیت: یہودیت کا چربہ:

اس کا (قادیانی فرقہ) حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں، اس (قادیانی فرقہ) کے نبی کے متعلق نجومی تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ (حرف اقبال مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

قادیانی گستاخ:

جب علامہ مرحوم پر ان کی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دے کر قادیانی اخبار ”سن رائز“ نے اعتراض کیا کہ پہلے تو علامہ اس تحریک کو اچھا سمجھتے تھے اب خود ہی اس کے خلاف بیان دینے لگے تو اس کے جواب میں علامہ مرحوم نے حسب ذیل بیان دیا:

”مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی۔ اس تقریر سے بہت پہلے مولوی چراغ نے جو مسلمانوں میں کافی سربرآوردہ تھے اور انگریزی میں اسلام پر بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے، بانی تحریک (مرزا غلام احمد) کے ساتھ تعاون کیا اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کتاب موسومہ ”براہین احمدیہ“ میں انہوں نے بیش قیمت مدد بہم پہنچائی لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہوجاتی، اسے اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئیں، تحریک کے دو گروہوں کے (لاہوری قادیانی) باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستے پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت، بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا

دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا' بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی' جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا (اور یہ قادیانیوں کی روزمرہ عادت ہے...... ناقل) درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے بقول ایمرسن: ''صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔'' (حرف اقبال)

قادیانی حکمت عملی:

ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک (مرزا غلام احمد) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے ان لوگوں (مسلمانوں) کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا' یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں تعلق کی حاجت ہے...... ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ''تشحیذ الاذہان قادیان ج ۶' نمبر ۲ ص ۳۱۱...... ناقل) دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا' علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار' اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق' نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے' کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں اگرچہ وہ ہندو مندروں میں پوجا نہیں کرتے' اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟ (حرف اقبال)

قادیانی مذہبی سٹے باز:

ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ لبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلا دے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔ اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبر نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا جب اس نے اپنے مذاحیہ انداز میں کہا:

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

(حرف اقبال)

قادیانی غداران اسلام:

فتوحات کی متعلقہ عبارتوں کو پڑھنے کے بعد میرا اعتقاد ہے کہ ہسپانیہ کا یہ عظیم الشان صوفی (شیخ محی الدین ابن عربی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اسی طرح مستحکم ایمان رکھتا ہے جس طرح کہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان رکھ سکتا ہے۔ اگر شیخ کو اپنے صوفیانہ کشف میں یہ نظر آ جاتا کہ ایک روز مشرق میں چند ہندوستانی شیخ کی صوفیانہ نفسیات کی آڑ میں پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کا انکار کر دیں گے تو یقیناً علمائے ہند سے پہلے مسلمانان عالم کو ایسے غداران اسلام سے متنبہ کر دیتے۔ (حرف اقبال)

قادیانی ڈرامہ:

ان لوگوں کی قوت ارادی پر ذرا غور کرو جنہیں الہام کی بنیاد پر یہ تلقین کی جاتی ہے کہ اپنے سیاسی ماحول کو اٹل سمجھو' پس میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامہ میں حصہ لیا ہے' زوال و انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ کٹ پتلی بنے ہوئے تھے۔ (حرف اقبال)

قادیانی ملحدانہ اصطلاحات:

اسلامی ایران میں موبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز' حلول' ظل وغیرہ (قادیانی) اصطلاحات وضع کیں تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو ناگوار نہ گزریں' حتیٰ کہ مسیح موعود کی (قادیانی) اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اسی موبدانہ تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اول کے تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔ (حرف اقبال)

قادیانیت: اسلام وحدت کے لئے خطرہ:

مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو' لیکن اپنی بنا نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر (کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام

سے خارج ہیں...... بیان مرزا محمود احمد' خلیفہ قادیان مندرجہ آئینہ صداقت ص ۳۵) سمجھے۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔(حرف اقبال)

قادیانیت کے خلاف شدت احساس:

ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے خلاف جس شدت احساس کا ثبوت دیا ہے وہ جدید اجتماعات کے طالب علم پر بالکل واضح ہے۔ عام مسلمان جسے پچھلے دنوں سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک صاحب نے ملازدہ کا خطاب دیا تھا۔اس تحریک کے مقابلہ میں حفظ نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔ اگر چہ اسے ختم نبوت کے عقیدہ کی پوری سمجھ نہیں' نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کر دیا ہے۔(حرف اقبال)

قادیانی تلعب بالدین:

حکومت کو موجودہ صورت حالات پر غور کرنا چاہئے اور اس معاملہ میں جو قومی وحدت کے لئے اشد اہم ہے عام مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ اگر کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف مدافعت کرے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ طریقہ یہی ہے کہ اصل جماعت جس شخص کو تلعب بالدین کرتے پائے اس کے دعاوی کو تحریر و تقریر کے ذریعہ جھٹلایا جائے' پھر یہ کیا مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تلقین کی جائے حالانکہ اس کی وحدت خطرہ میں ہو اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو۔ اگر چہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔ (حرف اقبال)

قادیانی خدمات کا صلہ:

علامہ اقبال مرحوم قادیانی تحریک کو انگریز کی آلہ کار سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے انگریزی حکومت سے طنزاً فرمایا کہ:

''اگر کوئی گروہ (یعنی قادیانی) جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے' حکومت کے لئے مفید ہو تو حکومت اس کی ''خدمات کا صلہ'' دینے کی پوری طرح مجاز ہے' دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی' لیکن یہ توقع رکھنی بے کار ہے کہ خود (مسلمانوں کی) جماعت ایسی قوتوں کو نظر انداز کر دے جو اس کے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ ہیں۔''(حرف اقبال)

قادیانی پالیسی:

میں نے (سابقہ بیان میں) اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ مذہب میں عدم مداخلت کی پالیسی ہی ایک ایسا طریقہ ہے جسے ہندوستان کی موجودہ حکمران قوم اختیار کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی پالیسی ممکن ہی نہیں البتہ مجھے یہ احساس ضرور ہے کہ یہ پالیسی مذہبی جماعتوں کے فوائد کے خلاف ہے۔ اگر چہ اس سے بچنے کی راہ کوئی نہیں جنہیں خطرہ محسوس ہو انہیں خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے' یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔(حرف اقبال)

اسلام اور ملک دونوں کے غدار:

میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی' اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ (اس وقت ہندوستان انگریزی سامراج کے زیر تسلط تھا اور قادیانی انگریزی سلطنت کی بقاء و استحکام کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہے تھے......ناقل) (پنڈت نہرو کے جواب میں' بحوالہ کچھ پرانے خطوط ص ۲۹۳ ج ۱' مرتبہ جواہر لال نہرو' مطبوعہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی (انڈیا) مترجمہ عبدالمجید الحریری ایم اے ایل ایل بی)

قادیانیت کا وظیفہ:

''مسلمانوں کے مذہبی تفکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الہامی بنیاد فراہم کرنا ہے۔''(حرف اقبال)

قادیانی تفریق:

قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر' جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کر کے اختیار کی ہے' خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے۔(حرف اقبال)

قادیانی مقصد:

''قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی امت تیار کرنا ہے۔''(حرف اقبال)

قادیانی جرم:

''قرآن کریم کے بعد نبوت و وحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کر دینے کے مترادف ہے' قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی' عقائد اسلام' شرافت انبیاء' ختمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً مضر و منافی ہے۔''(فیضان اقبال)

☆☆......☆☆

مولانا اللہ وسایا

اجرائے نبوت کا مرزائی عقیدہ

قسط نمبر۲

جواب:۱...... بیضاوی شریف میں ہے

”وآخرین منهم عطف علی الامیین او المنصوب فی یعلمهم وهم الذی جاؤا بعد الصحابة الی یوم الدین فان دعوته وتعلیمه یعم الجمیع۔“

”آخرین کا عطف امیین یا یعلمھم کی ضمیر پر ہے، اور اس لفظ کا زیادہ کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیم ودعوت صحابہؓ اور ان کے بعد قیامت کی صبح تک کے لئے عام ہے۔“

خود آنحضرت ﷺ بھی فرماتے ہیں: ”انا نبی من ادرک حیا ومن یولد بعدی“ صرف موجودین کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت اور ہمیشہ کے لئے ہادی ﷺ برحق ہوں۔

جواب:۲...... القرآن یفسر بعضہ بعضا کے تحت دیکھیں تو یہ آیت کریمہ دعائے خلیلؑ کا جواب ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تکمیل پر دعا فرمائی تھی: ”ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم آیاتک ویعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم۔“ (البقرہ:۱۲۹)

زیر بحث آیت میں اس دعا کی اجابت کا ذکر ہے کہ دعائے خلیلؑ کے نتیجہ میں وہ رسول معظم ان امیوں میں مبعوث فرمایا لیکن صرف انہیں کے لئے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لئے جو موجود ہیں ان کے لئے بھی جو ابھی موجود نہیں لیکن آئیں گے قیامت تک، سبھی کے لئے آپ ﷺ ہادی برحق ہیں، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا“ یا آپ ﷺ کا فرمانا: ”ارسلت الی الخلق کافة“ لہٰذا مرزا قادیانی دجال قادیان اور اس کے چیلوں کا اس کو حضور ﷺ کی دو بعثتیں قرار دینا یا نئے رسول کے مبعوث ہونے کی دلیل بنانا سراسر جہالت ہے، پس آیت کریمہ کی رو سے مبعوث واحد ہے اور مبعوث ”الیہم“ موجود وغائب سب کے لئے بعثت عامہ ہے۔

جواب:۳...... رسولاً پر عطف کرنا صحیح نہیں ہوسکتا، کیونکہ جو قید معطوف علیہ میں مقدم ہوتی ہے اس کی رعایت معطوف میں بھی ضروری ہے۔ چونکہ رسولاً معطوف علیہ ہے فی الامیین مقدم ہے۔ اس لئے فی الامیین کی رعایت وآخرین منھم میں بھی کرنی پڑے گی۔ پھر اس وقت یہ معنی ہوں گے کہ امیین میں اور رسول بھی آئیں گے، کیونکہ امیین سے مراد عرب ہیں، جیسا کہ صاحب بیضاوی نے لکھا ہے: ”فی الامیین ای فی العرب لا ان اکثرھم لایکتبون ولایقرؤن“ اور لفظ منھم کا بھی یہی تقاضا ہے جب کہ مرزا عرب نہیں تو مرزائیوں کے لئے سوائے دجل وکذب میں اضافہ کے استدلال باطل سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جواب:۵...... قرآن مجید کی اس آیت میں بعث کا لفظ ماضی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اگر رسولاً پر عطف کریں تو پھر بعث مضارع کے معنوں میں لینا پڑے گا۔ ایک ہی وقت میں ماضی اور مضارع دونوں کا ارادہ کرنا ممتنع ہے۔

جواب:۶...... اب آیئے دیکھئے کہ مفسرین حضرات جو (قادیانی دجال سے قبل کے زمانہ کے ہیں) اس آیت کی تفسیر میں کیا ارشاد فرماتے ہیں:

”قال المفسرون هم الاعاجم یعنون به غیر العرب ای طائفة کانت قال ابن عباس وجماعة وقال مقاتل یعنی التابعین من هذه الامة الذین یلحقون باوائلهم وفی الجملة معنی جمیع الاقوال فیه کل من دخل فی الاسلام بعد النبی ﷺ الی یوم القیامة فالمراد بالامیین العرب وبالآخرین سواهم من الامم۔“

(تفسیر کبیر ص ۴ ج ۳۰ طبع مصر)

ترجمہ: ”یعنی آپ ﷺ (عرب وعجم کے لئے معلم ومربی ہیں) اور مقاتل کہتے ہیں کہ تابعین مراد ہیں۔ سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ امیین سے عرب مراد ہیں، اور آخرین سے سوائے عرب کے سب قومیں جو حضور ﷺ کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گی وہ سب مراد ہیں۔“

”وهم الذین جاؤا بعد الصحابة الی یوم الدین۔“ (تفسیر ابو مسعود)

آخرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو صحابہؓ کے بعد قیامت تک آئیں گے۔ (ان سب کے لئے حضور ﷺ ہی نبی ہیں۔)

”هم الذین یأتون من بعدهم الی یوم القیامة۔“ (کمالین ص ۴۵۸ ج ۳)

جواب ۷:...... بخاری شریف ص ۷۲۷ ج۲، مسلم شریف ص۳۱۲ ج۲، ترمذی شریف ص۲۳۲ ج۲، مشکوٰۃ شریف ص۵۷۶ پر ہے:

"عن ابی ہریرۃ قال کنا جلوساً عند النبی فانزلت علیہ سورۃ الجمعۃ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم قال قلت من ہم یا رسول اللہ فلم یراجعہ حتی سال ثلثا وفینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال اور رجل من ہؤلاء۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر باش تھے کہ آپ ﷺ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے خاموشی فرمائی، حتیٰ کہ تیسری بار سوال عرض کرنے پر آپ ﷺ نے ہم میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر چلا گیا تو یہ لوگ (اہل ہے۔

آیت ۵: وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ

قادیانی: "وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتاب" (عنکبوت:۲۷) یعنی ہم نے اس ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی، اس سے معلوم ہوا کہ جب تک ابراہیم کی اولاد ہے اس وقت تک نبوت ہے۔

جواب ۱: اگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے تو کتاب کا نزول بھی جاری معلوم ہوتا ہے، حالانکہ یہ بات قادیانیوں کے نزدیک باطل ہے جو دلیل کتاب کے جاری ہونے سے مانع ہے وہی اجرائے نبوت سے مانع ہے۔

جواب ۲: قرآن مجید میں دوسرے مقام پر سیدنا نوح علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام دونوں کے متعلق ہے: وجعلنا فی ذریتہما النبوۃ تو کیا سیدنا نوح علیہ السلام کی اولاد میں اب بھی قادیانی نبوت کو جاری مانیں گے، حالانکہ وہ اس کے قائل نہیں۔

جواب ۳: وجعلنا کا فاعل باری تعالیٰ ہیں، تو گویا نبوت وہبی ہوئی، حالانکہ قادیانی وہبی کی بجائے اب کسبی یعنی اطاعت والی کو جاری مانتے ہیں تو گویا کئی لحاظ سے یہ قادیانی اعتراض خود قادیانی عقائد و مسلمات کے خلاف ہے۔

احادیث پر قادیانی اعتراضات کے جوابات:

(۱) لو عاش ابراہیم:

قادیانی:...... "ولو عاش (ابراہیم) لکان صدیقا نبیاً" اس سے قادیانی استدلال کرتے ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی بنتے۔ بوجہ وفات کے حضرت ابراہیم نبی نہیں بن سکے ورنہ نبی بننے کا امکان تو تھا۔

جواب ۱:...... یہ روایت جس کو قادیانی اپنے استدلال میں پیش کرتے ہیں سنن ابن ماجہ، باب ما جاء فارس) اس کو پالیں گے رجال یا رجل کے لفظ میں راوی کو شک ہے مگر اگلی روایت میں رجال کو متعین کر دیا۔"

یعنی عجم یا فارس کی ایک جماعت کثیرہ جو ایمان کو تقویت دے گی اور امور ایمانیہ میں اعلیٰ مرتبہ پر ہوگی۔ عجم و فارس میں بڑے بڑے محدثین، علماء، مشائخ، فقہاء، مفسرین، مقتدا، مجددین و صوفیاء، اسلام کے لئے باعث تقویت بنے۔ آخرین منہم لما یلحقوا بہم سے وہ مراد ہیں۔ ابن عباسؓ و ابوہریرہؓ سے لے کر ابوحنیفہ تک بھی اسی رسول ہاشمی ﷺ کے در اقدس کے دریوزہ گر ہیں۔ حاضر و غائب، امیین و آخرین سب ہی کے لئے آپ ﷺ کا در اقدس وا ہے، آئے جس کا جی چاہے۔

اس حدیث نے متعین کر دیا کہ آپ ﷺ کی نبوت عامہ و تامہ و کافہ ہے۔ موجود و غائب عرب و عجم سب ہی کے لئے آپ ﷺ معلم و مزکی ہیں۔ اب فرمائیے کہ آپ ﷺ کی بعثت عامہ کا ذکر مبارک ہے یا کسی اور نئے نبی کے آنے کی بشارت؟ ایسا خیال کرنا باطل و بے دلیل دعویٰ ہے۔

آیت ۴: وبالآخرۃ ہم یوقنون:

قادیانی اجرائے نبوت کی دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں کہ: "وبالآخرۃ ہم یوقنون۔" (بقرہ:۴) (یعنی وہ پچھلی وحی پر ایمان لاتے ہیں)

جواب ۱: اس جگہ آخرت سے مراد قیامت ہے، جیسا کہ دوسری جگہ صراحتاً فرمایا گیا: "وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان" آخری زندگی ہی اصل زندگی ہے: "خسر الدنیا والآخرۃ" (حج) دنیا و آخرت میں خائب و خاسر: "الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون" الحاصل قرآن مجید میں لفظ آخرۃ پچاس سے زائد مرتبہ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ مراد جزا اور سزا کا دن ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے تفسیر ابن جریر ص ۸۱ جلد ۱، درمنثور کی جلد اول ص ۲۷ پر ہے: "عن ابن عباس (وبالآخرۃ) ای بالبعث والقیامۃ والجنۃ والنار والحساب والمیزان۔" غرض جہاں کہیں قرآن مجید میں آخرت کا لفظ آیا ہے اس سے قیامت کا دن مراد ہے نہ کہ پچھلی وحی۔

جواب ۲: مرزا قادیانی کہتا ہے:

"طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخرالزماں پر جو کچھ اتارا گیا ہے ایمان لائے...... "وبالآخرۃ ہم یوقنون" اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا اور سزا مانتا ہو"۔ (الحکم نمبر ۳۴، ۳۵ ج۸، ۱۰/۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء، دیکھو خزینۃ العرفان ص ۸۷ ج۱، از مرزا قادیانی)

اسی طرح دیکھو الحکم نمبر ۲ ج۱۰، ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم نمبر ۲، ۳۔ اس میں مرزا قادیانی نے: "بالآخرۃ ہم یوقنون" کا ترجمہ: "اور آخرت پر یقین

رکھتے ہیں، کیا ہے، اور پھر لکھتا ہے: ''قیامت پر یقین رکھتا ہوں۔''

تفسیر از حکیم نورالدین خلیفہ قادیان:

اور آخرت کی گھڑی پر یقین کرتے ہیں۔

(ضمیمہ بدر مورخہ ۴/فروری ۱۹۰۹ء)

لہٰذا مرزائیوں کا: ''وبالآخرۃ ھم یوقنون'' کا معنی آخری وحی کرنا جہاں تحریف و زندقہ ہے، وہاں قادیانی اکابر کی تصریحات کے بھی خلاف ہے۔

جواب۳: قادیانی علم و معرفت سے معریٰ ہوتے ہیں، کیونکہ خود مرزا قادیانی بھی محض جاہل تھا۔ اسے بھی تذکیر و تانیث واحد و جمع کی کوئی تمیز نہ تھی، ایسے ہی یہاں بھی ہے کہ الآخرۃ تو مؤنث ہے، جبکہ لفظ وحی مذکر ہے، اس کی صفت مؤنث کیسے ہوگی؟ دیکھئے قرآن مجید میں ہے: ''ان الدارالآخرۃ لہی الحیوان'' دیکھئے دارالآخرۃ مؤنث واقع ہوئی ہے۔ لہی کی مؤنث ضمیر آئی ہے اور لفظ وحی کے لئے، وحی، یوحی مذکر کا صیغہ مستعمل ہے تو پھر کوئی سرپھرا الآخرۃ کو آخری وحی قرار دے سکتا ہے۔

ولو قضی ان یکون بعد محمد ﷺ نبی لعاش ابنہ ابراھیم ولکن لا نبی بعدہ، ابن ماجہ باب ماجاء فی الصلوۃ علی ابن رسول اللہ و ذکر وفاتہ۔'' (ص۱۰۸)

ترجمہ: ''اسماعیل راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن اوفیؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کو آپ نے دیکھا تھا؟ عبداللہ ابن اوفیؓ نے فرمایا کہ وہ (ابراہیم) چھوٹی عمر میں انتقال فرما گئے اور اگر حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی بننا ہوتا، تو آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم زندہ رہتے، لیکن آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

یہ وہ روایت ہے جسے اس باب میں ابن ماجہ سب سے پہلے لائے ہیں، یہ صحیح ہے اس لئے کہ حضرت امام بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح کے باب ''من سمی باسماء الانبیاء'' میں اسے مکمل نقل فرمایا۔ دیکھئے

(بخاری ج۲ ص۹۱۴)

اب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ صحیح روایت جسے ابن ماجہ متذکرہ باب میں سب سے پہلے لائے اور جس کو امام بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح بخاری میں روایت کیا ہے اور مرزا قادیانی نے اپنی کتاب شہادت القرآن ص۴۱ روحانی خزائن ص۳۳۷ ج۶ پر ''بخاری شریف کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' تسلیم کیا ہے۔ اگر مرزائیوں میں دیانت نام کی کوئی چیز ہوتی تو اس صحیح بخاری کی روایت کے مقابلہ میں ایک ضعیف اور منکر الحدیث کی روایت کو نہ لیتے۔ مگر مرزائی اور دیانت یہ دو متضاد چیزیں ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس

چناب نگر کے شرکاء کے لئے

خوشخبری

۱۱/۱۲/اکتوبر ۲۰۰۱ء بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کے لئے اس دفعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر ملیں گی۔ تمام شرکاء کانفرنس اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنی اپنی لائبریریوں کو ختم نبوت کی کتب کا خزینہ بنائیں

احقر عزیز الرحمٰن عفی عنہ

خادم ختم نبوت دفتر مرکزیہ ملتان

بابو شفقت قریشی سہام

خادم حرمین شریفین کی گرانقدر خدمات

بیت اللہ شریف کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا قبلہ بنایا ہے جس کی طرف دن رات میں پانچ مرتبہ فرزندان توحید رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کا گھر باہمی اتحاد اور اسلامی عقیدے کی علامت بن گیا ہے جبکہ مسجد نبوی کو دوسرے اہم اور مقدس مقام کا درجہ حاصل ہے۔ یہ مسجد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کردہ مسجد ہے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے ہی موسوم ہے۔ اسی مسجد کے ایک حصہ میں روضہ اطہر ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو رفیقوں کے ساتھ آرام فرما رہے ہیں۔ مسجد نبوی کے انوار و برکات کا ذکر کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے البتہ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ اس کے اندر ایک ایسا مقام ہے جسے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کہا جاتا ہے جہاں مسجد نبوی کے اندر نماز کی ادائیگی کا اجر وثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے وہاں ریاض الجنۃ میں اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔

شروع سے لے کر آج تک ہر دور میں حرمین شریفین کی حفاظت، توسیع وترقی اور ان کی مرمت اور تزئین کے لئے گرانقدر کام ہوتے رہے لیکن سعودی عرب کے موجودہ فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اپنا لقب صاحب الجلالہ ختم کر کے جب سے خادم حرمین شریفین رکھا اس کے بعد ان کی جو ترقی، توسیع، کشادگی اور تزئین وآرائش ہوئی ہے اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع وترقی کے پروجیکٹ کا جب افتتاح کیا تو کہا تھا کہ

"مکہ مکرمہ وہ مقدس اور عظیم شہر ہے جہاں پہلی مرتبہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہوا تھا۔"

اور مدینہ منورہ کے بارے میں کہا تھا کہ

"یہ وہ شہر ہے جہاں چراغ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جہالت کے اندھیرے نور اور روشنی میں تبدیل کر دیئے تھے۔"

انہوں نے کہا تھا کہ میں حرمین شریفین کی توسیع وترقی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا اور ہم نے اپنے آپ کو ان دونوں مقامات کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ آگے چل کر وقت نے ثابت کر دیا کہ جو خادم حرمین شریفین نے کہا تھا اس پر عمل کر کے بھی دکھایا۔ حکومت کے بجٹ کا کثیر حصہ اس مقصد کے لئے مختص کر دیا اور ہر ممکن طریقے سے ان دو مقامات کی حقیقی شان اور جلال کے مطابق اس کو خوبصورت بنانے کا کام کر کے دکھا دیا۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے مسجد الحرام کی توسیع وتعمیر کے پروجیکٹ سے پہلے باب العبدالعزیز اور باب العمرہ کے درمیانی حصہ کے سامنے والا حصہ گنجان آبادی اور بازاروں پر مشتمل ہوتا تھا اور باب الوداع اور باب ام ہانی کے بالکل قریب سے سڑک گزرتی تھی۔ خادم حرمین شریفین کی دوررس نگاہوں نے بھانپ لیا کہ سہولتوں کی فراہمی کے باعث آئندہ سالوں میں عازمین عمرہ اور حج کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائے گا چنانچہ منہ مانگا معاوضہ اور متبادل جگہ دے کر مسجد الحرام کی توسیع کے لئے بازار وغیرہ صاف کر دیئے گئے۔ مجوزہ مقام پر گہری کھدائی کر کے لاکھوں ٹن سریا اور سیمنٹ استعمال کر کے ایک سو سینٹی میٹر کنکریٹ سے مضبوط ترین بنیادیں بھری گئیں اس کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ عمارت زلزلے سے محفوظ رہے اور تعمیر کے بعد اگر ضرورت پڑے تو مزید منزل تعمیر کی جا سکے اور بنیادیں اس کا وزن بھی اٹھا سکیں۔ نئی توسیع شدہ عمارت کو سہارا دینے کے لئے سیمنٹ اور سریا کے مضبوط بیم بھی بنائے گئے ہیں اور عمارت کی مضبوطی کے لئے گول اور مربع شکل کے ۴۹۲ ستون تعمیر کئے گئے ہیں جن کا قطر ۱۸ سینٹی میٹر اور ایک پہلو کی لمبائی ۹۳ سینٹی میٹر رکھی گئی ہے۔ تمام ستونوں کا نچلا حصہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ نئی عمارت تعمیر ہونے کے بعد اس کی بیرونی اونچائی ۲۰۹۶ میٹر ہو گئی ہے اور اس حصہ پر خوبصورت نقش ونگاری کا کام بھی کیا گیا ہے جو اسلامی طرز تعمیر کا نمونہ پیش کرتے ہیں، نئے تعمیر شدہ حصے کو مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ بنا دیا گیا ہے تہہ خانے سمیت پوری عمارت سخت گرمی میں یخ بستہ رہتی ہے جہاں عبادات کرنے میں ہر طرح کا آرام اور سکون محسوس ہوتا ہے، جا بجا الماریوں کے اندر قرآن کریم کے خوبصورت نسخے تلاوت کے لئے کثیر تعداد میں موجود رہتے ہیں۔

حرمین شریفین کی دیکھ بھال کے لئے متعدد ملکی کمپنیوں کو ٹھیکے دے کر ان کے ساتھ معاہدوں کی مدت ۳ سال مقرر کی جاتی ہے۔ حرم کی صفائی، پانی کی فراہمی اور قالینوں کی صفائی اور دیکھ بھال، بجلی کی فراہمی، بجلی کی مشینوں کو چلانے وغیرہ کے کاموں کا کام بھی کمپنیوں کو تین سال کے ٹھیکے پر دیا جاتا ہے۔ الیکٹرونک گھڑیاں، پنکھے، روشنی کے بلب، قالین، دروازوں کی تجدید کاری، لائبریری میں فرنیچرز اور کتابوں کی فراہمی اور مطاف کے صحن میں گرمی کی تپش سے طواف کرنے والوں کو بچانے کے لئے سنگ مرمر کے ٹھنڈے ٹائلز لگائے گئے ہیں۔ مسجد الحرام کی چھت پر بھی ایسے ہی ٹھنڈے پتھر لگانے سے وہاں ۹۰ ہزار فرزندان توحید دھوپ میں بھی آسانی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ متحرک زینے نصب کرنے سے کمزور افراد بھی

تا سائی چھت پر پہنچ سکتے ہیں۔ ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ مکہ معظمہ شہر سے تقریباً چار کلومیٹر باہر نصب کیا گیا ہے جس کی قوت ایک لاکھ چالیس ہزار ٹن ہے اور یہ دنیا کا سب سے بڑا پلانٹ ہے۔ خادم الحرمین شریفین کی ذاتی دلچسپی اور محبت کے باعث مدینہ منورہ میں گزشتہ چند سالوں میں بڑے ترقیاتی کام پایۂ تکمیل کو پہنچے ہیں جن کے باعث مدینہ منورہ کی رونق اور اسلامی اقدار کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔ مسجد نبوی کی توسیع میں مدینہ منورہ کا قدیم شہر سمو دیا گیا ہے جو عصر حاضر کی فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے نہ صرف مسجد نبوی بلکہ ملحقہ علاقوں کو بھی بے حد ترقی دے کر خوبصورت بنا دیا گیا ہے جس کے باعث ہر زائر کے دل میں بجا طور پر شاہ فہد کی حکومت کے لئے عزت و احترام پایا جاتا ہے۔ مسجد کی توسیع و تعمیر نو کے بعد ساڑھے چھ لاکھ فرزندان توحید باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مسجد نبوی کی توسیع و ترقی، تزئین و آرائش کی تفصیلات لکھنے کے لئے کئی دفتروں کی ضرورت ہے البتہ اتنی دعا ہے کہ قارئین کرام کو اللہ تعالیٰ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یقیناً ان کے دلوں سے بھی موجودہ حکومت کے لئے دعائیں ضرور نکلیں گی۔ خادم حرمین شریفین ان خوش نصیب حکمرانوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی خدمت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ مدینہ منورہ کا قرآن کمپلکس جہاں پر روزانہ لاکھوں قرآن پاک پرنٹ ہوتے ہیں منہ بولتا ثبوت ہے۔ قرآن پاک کے نسخوں کی کثیر تعداد روسی ریاستوں اور چینی مسلمانوں کو بھی بھیجی جاتی ہیں۔ مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے قرآن پاک مختلف ممالک کو بھیجے جاتے ہیں اور تمام زائرین اور حجاج کو بھی شاہ فہد کی طرف سے تحفے کے طور پر دیے جاتے ہیں۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد اسمٰعیل ریحان

شیریں مقال والے، اعلیٰ خصال والے
شمس قمر سے تاباں، حسن و جمال والے

فائق رہیں بدر پر تیرے حسن کی کرنیں
خم دار زلفوں والے تابندہ گال والے

طائف میں دھکے کھائے، پتھر سہے دعا دی
اللہ رے تیری ہمت صلح و صال والے

راتوں کو بہر امت رو رو کے مانگنا تو
امت پہ رونے والے پر درد حال والے

"الفقر فخری" لب پہ شاہی تھی ٹھوکروں میں
سادہ لباس والے رعب و جلال والے

تھی دشمنوں پہ ہیبت غلبہ تھا ہر قدم پر
سالار بدر و خندق سیف و نصال والے

اے خوبیٔ دو عالم اے پیکر ترحم
اے شفقت مجسم پاکیزہ آل والے

یہ فیض عام تیرا لطف و کرم کی باراں
ریحان کیوں ہو تشنہ بحر زلال والے

آخری قسط

تحریر: ابوالکلام آزاد

محبت کا کرشمہ

اس کی ساری زندگی گناہ اور سیہ کاریوں میں بسر ہوئی تھی اس نے انسانوں کی نسبت جو کچھ دیکھا سنا تھا وہ یہی تھا کہ خود غرضی کا پتلا اور نفس پرستی کی مخلوق ہے وہ نفرت سے منہ پھیر لیتا ہے بے رحمی سے ٹھکرا دیتا ہے سخت سے سخت سزائیں دیتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ محبت بھی کرتا ہے اور اس میں فیاضی' بخشش اور قربانی کی روح بھی ہو سکتی ہے بچپن میں اس نے بھی خدا کا نام سنا تھا اور لوگوں کو خدا پرستی کرتے دیکھا تھا لیکن جب زندگی کی کشاکش کا میدان سامنے آیا تو اس کا عالم ہی دوسرا تھا اس نے قدم اٹھا دیئے اور حالات کی رفتار جس طرف لے گئی بڑھ گیا' نہ تو خود اسے کبھی مہلت ملی کہ خدا پرستی کی طرف متوجہ ہوتا اور نہ انسانوں نے کبھی اس کی ضرورت محسوس کی کہ اسے خدا سے آشنا کرتے' جوں جوں اس کی شقاوت بڑھتی گئی سوسائٹی اپنی سزا و عقوبت کی مقدار بھی بڑھاتی گئی' سوسائٹی کے پاس اس کی شقاوت کے لئے بے رحمی تھی اس لئے یہ بھی دنیا کی ساری چیزوں میں سے صرف بے رحمی کا خوگر ہو گیا۔ (ادارہ)

اندرونی جذبات کے ہیجان اور بیرونی فعل کی بے سود محنت نے ابن ساباط کو بہت جلد تھکا دیا تھا' وقت کی کمی' عمل کا قدرتی خوف' مال کی گرانی' محنت کی شدت' اور فائدہ کی قلت اس کے دفاع کے لئے تمام مخالف تاثرات جمع ہو گئے تھے۔

اچانک وہ چونک اٹھا اس کی تیز قوت سامعت نے کسی کے قدموں کی نرم آہٹ سنی ایک لحہ تک خاموشی چھائی رہی' پھر ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی آدمی دروازے کے پاس کھڑا ہے ابن ساباط گھبرا کر اٹھ بیٹھا' مگر قبل اس کے کہ وہ کوئی حرکت کر سکے دروازہ کھلا اور روشنی نمایاں ہوئی خوف اور دہشت سے اس کا خون منجمد ہو گیا' جہاں کھڑا تھا وہیں گڑ گیا نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک شخص کھڑا ہے اس کے ایک ہاتھ میں شمعدان ہے اور اسے اس طرح اونچا کر رکھا ہے کہ کمرے کے تمام حصے روشن ہو گئے ہیں۔

اس شخص کے وضع قطع سے اس کی شخصیت کا اندازہ کرنا مشکل تھا' ملگجے رنگ کی ایک لمبی سی عبا اس کے جسم پر تھی' جسے کمر کے پاس ایک موٹی رسی لپیٹ کر جسم پر چست کر لیا تھا' سر پر سیاہ قلنسوہ (اونچی دیوار کی ٹوپی) تھی اور اس قدر کشادہ تھی کہ اس کے کنارے ابروؤں کے قریب تک پہنچ گئے تھے' جسم نہایت نحیف تھا اتنا نحیف کہ صوف کی موٹی عبا پہننے پر بھی اندر کی ابھری ہوئی ہڈیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں اور قد کی درازی نے جس میں کمر کے پاس خفیف سی خمیدگی پیدا ہو گئی تھی یہ نحافت اور زیادہ نمایاں کر دی تھی' لیکن یہ عجیب بات تھی کہ جسم کی اس غیر معمولی نحافت کا کوئی اثر اس کے چہرے پر نظر نہیں آتا تھا' اتنا کمزور جسم رکھنے پر بھی اس کا چہرہ کچھ عجیب طرح کی تاثیر و گہرائی رکھتا تھا' ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہڈیوں کے ایک ڈھانچے پر ایک شاندار اور دلآویز چہرہ جوڑ دیا گیا ہے۔ رنگت زرد تھی' رخسار بے گوشت تھے' جسمانی تنومندی کا نام و نشان تک نہ تھا لیکن پھر بھی چہرہ کی مجموعی ہیئت میں کوئی ایسی شاندار چیز تھی کہ دیکھنے والا محسوس کرتا تھا ایک نہایت طاقتور چہرہ اس کے سامنے ہے۔ خصوصاً اس کی نگاہیں ایسی روشن' ایسی مطمئن' ایسی ساکن تھیں کہ معلوم ہوتا تھا دنیا کی ساری راحت اور سکون انہی دو حلقوں کے اندر سما گئی ہے۔ چند لمحوں تک یہ شخص شمع اونچی کئے ابن ساباط کو دیکھتا رہا' پھر اس طرح آگے بڑھا گویا اسے جو کچھ سمجھنا تھا سمجھ چکا ہے اس کے چہرے پر ہلکا سا تبسم زیر لب تھا ایسا دلآویز اور شیریں تبسم جس کی موجودگی انسانی روح کے سارے اضطراب اور خوف دور کر سکتی ہے۔ چند لمحوں تک یہ شخص شمع اونچی کئے ابن ساباط کو دیکھتا رہا شفقت اور ہمدردی میں ڈوبی ہوئی تھی ابن ساباط سے کہا:

"میرے دوست تم پر خدا کی سلامتی ہو جو کام تم کرنا چاہتے ہو یہ بغیر روشنی اور رفیق کے انجام نہیں پا سکتا' دیکھو یہ شمع روشن ہے اور میں تمہاری رفاقت کے لئے موجود ہوں روشنی میں ہم دونوں اطمینان اور سکون کے ساتھ یہ کام انجام دے لیں گے۔"

وہ ایک لمحہ کے لئے رکا جیسے کچھ سوچنے لگا ہے پھر اس نے کہا:

"مگر میں دیکھتا ہوں تم بہت تھک گئے ہو تمہاری پیشانی پسینہ سے تر ہو گئی ہے' یہ گرم موسم' بند کمرہ' تاریکی اور تاریکی میں ایسی سخت محنت' افسوس! انسان کو اپنے رزق کے لئے کیسی کیسی زحمتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ دیکھو! یہ چٹائی بچھی ہے یہ چمڑے کا تکیہ ہے میں اسے دیوار کے ساتھ لگا دیتا ہوں۔ اس نے تکیہ دیوار کے ساتھ رکھ دیا۔ بس ٹھیک ہے! اب تم اطمینان کے ساتھ ٹیک لگا کر یہاں بیٹھ

جاؤ اور اچھی طرح سستا لو‘ اتنی دیر میں میں تمہارا ادھورا کام پورا کئے دیتا ہوں۔“

اس نے یہ کہا اور ابن ساباط کے کاندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھ دیا اسے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا‘ پھر جب اس کی نظر دوبارہ اس کی عرق آلود پیشانی پر پڑی تو اس نے اپنی کمر سے رومال کھول کر پسینہ صاف کیا‘ اس کی آنکھوں میں باپ کی سی شفقت اور ہاتھوں میں بھائی کی سی محبت کام کر رہی تھی۔ صورت حال کے یہ تمام تغیرات اس تیزی سے ظہور میں آئے کہ ابن ساباط کا دماغ مختل ہو کر رہ گیا وہ کچھ سمجھ نہ سکا کہ معاملہ کیا ہے؟ ایک مدہوش اور بے ارادہ آدمی کی طرح اس نے اجنبی کے اشارہ کی تعمیل کی اور چٹائی پر بیٹھ گیا۔

اب اس نے دیکھا کہ واقعی اجنبی نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس نے پہلے وہ گٹھڑی کھولی جو ابن ساباط نے باندھی تھی مگر بندھی نہیں تھی‘ پھر وہ تھان کھول کر بچھا دیئے اور جس قدر بھی تھان موجود تھے ان سب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ میں زیادہ تھے ایک میں کم‘ پھر دونوں کی الگ الگ دو گٹھڑیاں باندھ لیں یہ تمام کام اس نے اس اطمینان اور سکون کے ساتھ کیا گویا اس میں اس کے لئے کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ پھر اچانک اسے کچھ خیال آیا اس نے اپنی عبا اتار ڈالی اور اسے بھی گٹھڑی کے اندر رکھ دیا۔

اب وہ اٹھا اور ابن ساباط کے قریب گیا:

میرے دوست! تمہارے چہرے کی پژمردگی سے معلوم ہوتا ہے کہ تم صرف تھکے ہوئے ہی نہیں ہو بلکہ بھوکے بھی ہو بہتر ہوگا کہ چلنے سے پہلے دودھ کا ایک پیالہ لے لو! اگر تم چند لمحے انتظار کر سکو تو میں دودھ لے آؤں۔ اس نے کہا جب کہ اس کے پُرشکوہ چہرے پر بدستور دلآویز مسکراہٹ موجود تھی‘ ممکن نہ تھا کہ اس مسکراہٹ سے انسانی قلب کے تمام اضطراب محو نہ ہو جائیں۔

قبل اس کے کہ ابن ساباط جواب دے وہ تیزی کے ساتھ لوٹا اور باہر نکل گیا۔ اب ابن ساباط تنہا تھا لیکن تنہا ہونے پر بھی اس کے قدموں میں حرکت نہ ہوئی‘ اجنبی کے طرز عمل میں کوئی بات ایسی نہ تھی جس سے اس کے اندر خوف پیدا ہوتا‘ وہ صرف متحیر اور مبہوت تھا۔

اجنبی کی ہستی اور اس کا طور طریقہ ایسا عجیب و غریب تھا کہ جب تک وہ موجود رہا ابن ساباط کو تحیر و تاثر نے سوچنے سمجھنے کی مہلت ہی نہ دی۔ اس کی شخصیت مغلوب ہو گئی تھی لیکن اب وہ تنہا ہوا تو آہستہ آہستہ اس کا دماغ اپنی اصلی حالت پر آ گیا‘ یہاں تک کہ تمام دماغی خصائل پوری طرح ابھر آئے اور وہ اسی روشنی میں معاملات دیکھنے لگا جس روشنی میں دیکھنے کا ہمیشہ عادی تھا۔

وہ جب اجنبی کا متبسم چہرہ اور دلنواز صدائیں یاد کرتا تو شک اور خوف کی جگہ اس کے اندر ایک ایسا ناقابل فہم جذبہ پیدا ہوتا جو آج تک اسے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا‘ لیکن پھر جب وہ سوچتا کہ تمام معاملہ کا مطلب کیا ہے؟ اور یہ شخص ہے کون؟ تو اس کی عقل حیران رہ جاتی اور کوئی بات سمجھ میں نہ آتی اس نے اپنے دل میں کہا یہ تو قطعی ہے کہ یہ شخص اس مکان کا مالک نہیں ہے‘ مکان کے مالک کبھی چوروں کا اس طرح استقبال نہیں کرتے ...... پھر یہ شخص ہے کون؟

اچانک ایک نیا خیال اس کے اندر پیدا ہوا اور وہ ہنسا۔

استغفراللہ! میں بھی کیا احمق ہوں یہ بھی کوئی سوچنے اور حیران ہونے کی بات ہے معاملہ بالکل صاف ہے تعجب ہے مجھے پہلے کیوں خیال نہیں ہوا؟ یقیناً یہ بھی میرا کوئی ہم پیشہ آدمی ہے اور اسی نواح میں رہتا ہے اتفاقات نے آج ہم دونوں چوروں کو ایک ہی مکان میں جمع کر دیا ہے چونکہ یہ اسی نواح کا آدمی ہے اس لئے اس مکان کے تمام حالات سے واقف ہوگا‘ اسے معلوم ہوگا کہ آج مکان رہنے والوں سے خالی ہے اور یہ اطمینان سے کام کرنے کا موقع ہے اسی لئے وہ روشنی کا سامان ساتھ لے کر واپس آیا لیکن جب دیکھا کہ میں پہلے سے پہنچا ہوا ہوں تو آمادہ ہو گیا کہ میرا ساتھ دے کر ایک حصہ کا حقدار بن جائے۔ وہ ابھی سوچ رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور اجنبی ایک لکڑی کا بڑا پیالہ ہاتھ میں لئے نمودار ہو گیا۔

یہ لو! میں تمہارے لئے دودھ لایا ہوں‘ اسے پی لو! یہ بھوک اور پیاس دونوں کے لئے مفید ہے۔

اس نے کہا اور پیالہ ابن ساباط کو پکڑا دیا ابن ساباط واقعی بھوکا اور پیاسا تھا بلا تامل منہ کو لگا لیا اور ایک ہی مرتبہ میں ختم کر دیا۔

اب اسے معلوم کی فکر ہوئی‘ اتنی دیر کے وقفہ نے اس کی طبیعت بحال کر دی تھی۔

دیکھو اگرچہ میں تم سے پہلے یہاں پہنچا ہوں اور ہاتھ لگا چکا تھا‘ اس لئے ہم لوگوں کے قاعدہ کے بموجب تمہارا کوئی حق نہیں لیکن تمہاری ہوشیاری اور مستعدی دیکھ لینے کے بعد مجھے کوئی تامل نہیں کہ تمہیں بھی اس مال میں شریک کر لوں گا لیکن دیکھو یہ کہے دیتا ہوں کہ آج جو کچھ بھی یہاں سے لے جائیں گے اس میں تم برابر کا حصہ نہیں پا سکتے کیونکہ دراصل آج کا کام میرا ہی کام تھا۔

اس نے صاف آواز میں کہا اس کی آواز میں اب تاثر نہیں تحکم تھا۔

اجنبی مسکرایا! اس نے ابن ساباط پر ایک ایسی

نظر ڈالی جو اگرچہ شفقت ومہر سے خالی نہ تھی لیکن اس کے علاوہ بھی اس میں کوئی چیز تھی۔ لیکن ابن ساباط نہ سمجھ سکا اس نے خیال کیا شاید شخص اس طریق تقسیم پر قانع نہیں ہے اچانک اس کی آنکھوں میں اس کی خوفناک مجرمانہ درندگی چمک اٹھی وہ غصہ سے مضطرب ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"بے وقوف! چپ کیوں ہے؟ یہ نہ سمجھنا کہ دودھ کا ایک گلاس پلا کر اور چکنی چپڑی باتیں کر کے تم مجھے احمق بنالو گے تم نہیں جانتے کہ میں کون ہوں؟ مجھے کوئی احمق نہیں بنا سکتا میں ساری دنیا کو احمق بنا چکا ہوں' بولو اس پر راضی ہو کہ نہیں؟ اگر نہیں تو......"

لیکن ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ اجنبی کے لب متحرک ہوئے' اب بھی اس کے لبوں سے اس کی مسکراہٹ نہیں ہٹی تھی۔

"میرے عزیز دوست! کیوں بلا وجہ اپنی طبیعت آزردہ کرتے ہو؟ آؤ یہ کام جلدی نپٹا لیں! جو ہمارے سامنے ہے دیکھو میں نے دو گٹھڑیاں باندھ لی ہیں۔ ایک چھوٹی ہے ایک بڑی ہے تمہارا ایک ہاتھ ہے اس لئے تم زیادہ بوجھ نہیں سنبھال سکتے لیکن میں دونوں ہاتھوں سے سنبھال لوں گا چھوٹی گٹھڑی تم اٹھالو بڑی میں اٹھا لیتا ہوں باقی رہا میرا حصہ جس کے خیال سے تمہیں اتنی آزردگی ہوئی ہے تو میں بھی نہیں چاہتا اس وقت اس کا فیصلہ کراؤں تم نے کہا ہے کہ تم ہمیشہ کے لئے میرے ساتھ معاملہ کر سکتے ہو مجھے بھی ایسا ہی معاملہ پسند ہے میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے معاملہ کرلو!"

ہاں اگر یہ بات ٹھیک ہے تو پھر سب کچھ ٹھیک ہے تمہیں ابھی معلوم نہیں میں کون ہوں؟ پورے ملک میں تمہیں مجھ سے بہتر سردار نہیں مل سکتا اس نے بڑی گٹھڑی کے اٹھانے میں اجنبی کی مدد کرتے ہوئے کہا:

یہ گٹھڑی اس قدر بھاری تھی کہ ابن ساباط اپنی حیرانی نہ چھپا سکا' وہ اگرچہ اپنے نئے رفیق کی زیادہ جرأت افزائی کرنا پسند نہیں کرتا تھا' پھر بھی اس کی زبان سے بے اختیار نکل گیا:

"دوست! تم دیکھنے میں تو بڑے دبلے پتلے ہو لیکن بوجھ اٹھانے میں بڑے مضبوط نکلے۔"

ساتھ ہی اس نے اپنے دل میں کہا:

"یہ جتنا مضبوط ہے اتنا عقلمند نہیں ہے ورنہ اپنے حصے سے دست بردار نہ ہو جاتا۔ اگر آج یہ احمق نہ مل جاتا تو مجھے سارا مال چھوڑ کر صرف دو تھانوں پر قناعت کر لینی پڑتی۔"

اب ابن ساباط نے اپنی گٹھڑی اٹھائی جو بہت ہی ہلکی تھی اور دونوں باہر نکلے اجنبی کی پیٹھ جس میں پہلے سے خم موجود تھا اب گٹھڑی کے بوجھ سے بالکل ہی جھک گئی تھی۔ رات کی تاریکی میں اتنا بھاری بوجھ اٹھا کر چلنا نہایت دشوار تھا لیکن ابن ساباط کو قدرتی طور پر جلدی تھی وہ بار بار حاکمانہ انداز سے اصرار کرتا کہ تیز چلو اور چونکہ خود اس کا بوجھ ہلکا تھا اس لئے خود تیز چلنے میں کسی طرح کی دشواری محسوس نہیں کرتا تھا۔ اجنبی تعمیل حکم کی پوری کوشش کرتا لیکن اتنا بھاری بوجھ اٹھا کر دوڑنا انسانی طاقت سے باہر تھا۔ اس لئے پوری کوشش کرنے پر بھی زیادہ تیز نہیں چل سکتا تھا' کئی مرتبہ ٹھوکریں لگیں' بار بار بوجھ گرتے گرتے رہ گیا' ایک مرتبہ اتنی سخت چوٹ کھائی کہ قریب تھا کہ گر جائے پھر بھی اس نے رکنے یا ستانے کا نام نہیں لیا گرتا پڑتا اپنے ساتھی کے ساتھ چلتا رہا۔

لیکن ابن ساباط اس پر بھی خوش نہ تھا اس نے پہلے تو ایک دو مرتبہ تیز چلنے کا حکم دیا وہ پھر بے تامل گالیوں پر اتر آیا' ہر لحہ کے بعد ایک سخت گالی دیتا اور کہتا تیز چلو۔ اتنے میں پل آیا' یہاں چڑھائی تھی جسم کمزور اور تھکا ہوا' بوجھ بے حد بھاری' اجنبی سنبھل نہ سکا اور بے اختیار گر گیا' ابھی وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اوپر سے سخت لات پڑی یہ ابن ساباط کی لات تھی اس نے غضبناک ہو کر کہا:

"کتے کے بچے! اگر اتنا بوجھ سنبھال نہیں سکتا تھا تو لاد کر لایا کیوں؟"

اجنبی ہانپتا ہوا اٹھا اس کے چہرہ پر درد و شکایت کی بجائے شرمندگی کے آثار پائے جاتے تھے۔ اس نے فوراً گٹھڑی اٹھا کر پیٹھ پر رکھی اور پھر روانہ ہو گیا۔

اب یہ دونوں شہر کے کنارے ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جو بہت ہی کم آباد تھا۔ یہاں ایک ناتمام عمارت کا پرانا اور شکستہ حصہ تھا ابن ساباط اس احاطہ کے ایک جانب پہنچ کر رک گیا اور اجنبی سے کہا یہیں بوجھ اتار دو پھر خود کود کر اندر گیا اور اجنبی نے باہر سے دونوں گٹھڑیاں اندر پھینک دیں۔ اس کے بعد اجنبی کود کر اندر ہو گیا اور دونوں عمارت کے اندرونی حصہ میں پہنچ گئے اس عمارت کے نیچے ایک پرانا تہ خانہ تھا جس میں ابن ساباط نے قید خانے سے نکل کر پناہ لی تھی' لیکن اس وقت وہ سرداب میں نہیں اترا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اجنبی پر ابھی اس درجہ اعتماد کرلے کہ اپنا اصلی محفوظ مقام دکھلا دے' جس جگہ یہ دونوں کھڑے تھے دراصل ایک ناتمام ایوان تھا یا تو اس پر پوری چھت پڑی ہی نہ تھی یا پڑی تھی تو امتداد وقت سے شکستہ ہو کر

گر پڑی تھی۔ ایک طرف بہت سے پتھروں کا ڈھیر تھا ابن ساباطا انہی پتھروں میں سے ایک پر بیٹھ گیا' دونوں ٹکڑیاں سامنے دھری تھیں ایک گوشہ میں اجنبی کھڑا ہانپ رہا تھا کچھ دیر تک خاموشی رہی۔

یکا یک اجنبی بڑھا اور ابن ساباط کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اب رات ختم ہونے پر تھی پچھلے پہر کا چاند درخشاں تھا' کھلی چھت سے اس کی دھیمی اور ظلمت آلود شعاعیں ایوان کے اندر پہنچ رہی تھیں۔ ابن ساباط دیوار کے سائے میں تھا لیکن اجنبی جو اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا ٹھیک چاند کے مقابل تھا اس لئے اس کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا' ابن ساباط نے دیکھا کہ تاریکی میں ایک درخشاں' چہرہ ایک نورانی تبسم' ایک پراسرار انداز نگاہ کی دلآویزی اس کے سامنے ہے۔

میرے عزیز دوست اور رفیق! اجنبی نے اپنی دلنواز اور شیریں آواز میں جو دو گھنٹہ پہلے ابن ساباط کو بے خود کر چکی تھی کہنا شروع کیا:

"میں نے اپنی خدمت پوری کر لی ہے اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں' اس کام کے کرنے میں مجھ سے جو کمزوری اور سستی ظاہر ہوئی اور اس کی وجہ سے بار بار تمہیں پریشان خاطر ہونا پڑا' اس کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں۔ مجھے امید ہے تم مجھے معاف کر دو گے۔ اس دنیا میں ہماری کوئی بات بھی خدا کے کاموں سے ملتی جلتی نہیں ہے جس قدر یہ بات کہ ہم ایک دوسرے کو معاف کر دیں اور بخش دیں۔ لیکن قبل اس کے کہ میں تم سے الگ ہوں تمہیں بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں وہ نہیں ہوں جو تم نے خیال کیا ہے میں اسی مکان میں رہتا ہوں جہاں آج تم سے ملاقات ہوئی ہے اور تم نے میری رفاقت قبول کر لی تھی۔ میری عادت ہے کہ رات کو تھوڑی دیر کے لئے اس کمرے میں جایا کرتا ہوں جہاں تم بیٹھے تھے آج آیا تو دیکھا! تم اندھیرے میں بیٹھے ہو اور تکلیف اٹھا رہے ہو' تم میرے گھر میں عزیز مہمان تھے افسوس میں آج اس سے زیادہ تمہاری تواضع اور خدمت نہیں کر سکا تم نے میرا مکان دیکھ لیا ہے۔ آئندہ جب بھی ضرورت ہو تم بلا تکلف اپنے رفیق کے پاس چلے آ سکتے ہو خدا کی سلامتی اور برکت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔"

یہ کہا اور آہستگی کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کیا اور تیزی کے ساتھ نکل کر روانہ ہو گیا۔

اجنبی خود تو روانہ ہو گیا لیکن ابن ساباط کو ایک نئے عالم میں پہنچا دیا۔ اب وہ مبہوت اور مدہوش تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں وہ اسی طرف تک رہی تھیں' جس طرف سے اجنبی روانہ ہوا تھا' لیکن معلوم نہیں اسے کچھ سوجھائی بھی دیتا تھا یا نہیں؟

دوپہر ڈھل چکی ہے بغداد کی مسجدوں سے جوق در جوق نمازی نکل رہے ہیں۔ دوپہر کی گرمی نے امیروں کو تہہ خانوں میں اور غریبوں کو دیواروں کے سائے میں بٹھا دیا تھا' اب دونوں نکل رہے ہیں ایک تفریح کیلئے دوسرا مزدوری کے لئے لیکن ابن ساباط اس وقت تک وہیں بیٹھا ہے جہاں صبح بیٹھا تھا۔ رات والی دونوں ٹکڑیاں سامنے پڑی ہیں اور اس کی نظریں اس طرح ان میں گڑی ہیں گویا ان کی شکنوں کے اندر اپنے رات والے رفیق کو ڈھونڈ رہا ہے۔ بارہ گھنٹے گزر گئے لیکن جسم اور زندگی کی کوئی ضرورت بھی اسے محسوس نہیں ہوئی۔ وہ بھوک جس کی خاطر اس نے اپنا ایک ہاتھ کٹوا دیا تھا۔ اب اسے نہیں ستاتی' وہ خوف جس کی وجہ سے سورج کی روشنی اس کے لئے دنیا کی سب سے زیادہ نفرت انگیز چیز ہوگئی تھی' صرف اسے محسوس نہیں ہوتا۔ اس کے دماغ کی ساری قوت صرف ایک نقطہ میں سمٹ آئی تھی اور وہ رات والے عجیب و غریب اجنبی کی صورت تھی وہ خود اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی مگر اسے ایک ایسے عالم کی جھلک دکھا گئی جو اب تک اس کی نگاہوں سے پوشیدہ تھا۔

اس کی ساری زندگی گناہ اور سیہ کاریوں میں بسر ہوئی تھی' اس نے انسانوں کی نسبت جو کچھ دیکھا سنا تھا وہ یہی تھا کہ خود غرضی کا پتلا اور نفس پرستی کی مخلوق ہے وہ نفرت سے منہ پھیر لیتا ہے' بے رحمی سے ٹھکرا دیتا ہے سخت سے سخت سزائیں دیتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ محبت بھی کرتا ہے اور اس میں فیاضی' بخشش اور قربانی کی روح بھی ہو سکتی ہے' بچپن میں اس نے بھی خدا کا نام سنا تھا اور لوگوں کو خدا پرستی کرتے دیکھا تھا' لیکن جب زندگی کی کشاکش کا میدان سامنے آیا تو اس کا عالم ہی دوسرا تھا اس نے قدم اٹھا دیئے اور حالات کی رفتار جس طرف لے گئی بڑھ گیا' نہ تو خود اسے کبھی مہلت ملی کہ خدا پرستی کی طرف متوجہ ہوتا اور نہ انسانوں نے کبھی اس کی ضرورت محسوس کی کہ اسے خدا سے آشنا کرتے' جوں جوں اس کی شقاوت بڑھتی گئی سوسائٹی اپنی سزا و عقوبت کی مقدار بھی بڑھاتی گئی' سوسائٹی کے پاس اس کی شقاوت کے لئے بے رحمی تھی اس لئے یہ بھی دنیا کی ساری چیزوں میں سے صرف بے رحمی کا خوگر ہو گیا۔

لیکن اب اچانک اس کے سامنے سے پردہ

ہٹ گیا' آسمان کے سورج کی طرح محبت کا بھی ایک سورج ہے وہ جب چمکتا ہے تو روح اور دل کی ساری تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اب یکا یک اس سورج کی پہلی کرن ابن ساباط کے دل کے تاریک گوشوں پر پڑی اور وہ ایک دفعہ تاریکی سے نکل کر روشنی میں آ گیا۔

اجنبی کی شخصیت اپنی پہلی ہی نظر میں اس کے دل تک پہنچ چکی تھی' لیکن وہ جہالت و گمراہی سے اس کا مقابلہ کرتا رہا اور حقیقت کے فہم کے لئے تیار نہیں ہوا لیکن جونہی اجنبی کے آخری الفاظ نے وہ پردہ ہٹا دیا جو اس نے اپنی آنکھوں پر ڈال لیا تھا حقیقت اپنی پوری شان تاثیر کے ساتھ بے نقاب ہوگئی اور اس کی طاقت سے باہر تھی کہ اس تیر کے زخم سے اپنا سینہ بچا لے جاتا۔

اس نے اپنی جہالت سے پہلے خیال کیا تھا اجنبی بھی میری ہی طرح کا ایک چور ہے اور اپنا حصہ لینے کے لئے میری رفاقت اور اعانت کر رہا ہے' اس کا ذہن یہ تصور کر ہی نہیں سکتا تھا کہ بغیر غرض اور انتفاع کے ایک انسان دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کر سکتا ہے' لیکن جب اجنبی نے چلتے وقت بتلایا کہ وہ چور نہیں بلکہ اسی مکان کا مالک ہے جس مکان کا مال و متاع غارت کرنے کے لئے وہ گیا تھا' تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے یکا یک ایک بجلی آسمان سے گر پڑی۔

"یہ چور نہیں تھا مکان کا مالک تھا
لیکن اس نے چور کو پکڑنے اور سزا دلوانے
کی جگہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟"

اس کیا سلوک کیا؟ کا جواب اس کی روح کے لئے ایک دہکتا انگارہ تھا اور دل کے لئے ایک ناسور تھا' وہ جس قدر سوچتا روح کا زخم گہرا ہوتا جاتا اور دل کی تپش بڑھتی جاتی' اس تمام عرصہ میں اجنبی کے ساتھ جو کچھ گزرا تھا اس کا ایک ایک واقعہ ایک ایک حرف یاد کرتا اور ہر بات کی یاد کے ساتھ ایک تازہ زخم کی چبھن محسوس کرتا جب ایک مرتبہ حافظہ میں یہ سرگزشت ختم ہو جاتی تو پھر نئے سرے سے یاد کرنا شروع کر دیتا اور آخر تک پہنچا کر پھر ابتداء کی طرف لوٹتا۔

میں اس کے یہاں چوری کرنے کے لئے گیا تھا' میں اس کا مال و متاع غارت کرنا چاہتا تھا' میں نے اسے بھی چور سمجھا اسے گالیاں دیں بے رحمی سے ٹھوکر لگائی...... مگر اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہر مرتبہ اس آخری سوال کا جواب سوچتا اور پھر یہی سوال دہرانے لگتا۔

سورج ڈوب رہا تھا بغداد کی مسجدوں کے میناروں پر مغرب کی اذان کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں ابن ساباط بھی اپنے غیر آباد گوشہ سے اٹھا چادر جسم پر ڈالی اور بغیر کسی جھجک کے باہر نکل گیا' اب اس کے دل میں خوف نہیں تھا کیونکہ خوف کی جگہ ایک دوسرے ہی جذبے نے لے لی تھی۔

وہ کرخ کے اسی حصے میں پہنچا جہاں گزشتہ رات گیا تھا' رات والے مکان کے پہچاننے میں اسے بہت دقت پیش نہیں آئی مکان کے پاس ہی ایک لکڑ ہارے کا جھونپڑا تھا یہ اس کے پاس گیا اور پوچھا:

"یہ جو سامنے بڑا سا احاطہ ہے اس میں کون تاجر رہتا ہے؟"

تاجر؟ بوڑھے لکڑ ہارے نے تعجب کے ساتھ کہا:

"معلوم ہوتا ہے تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو یہاں تاجر کہاں سے آیا؟ یہاں تو شیخ جنید بغدادیؒ رہتے ہیں۔"

ابن ساباط اس نام کی شہرت سے بے خبر نہ تھا لیکن صورت آشنا نہ تھا۔

ابن ساباط اس مکان کی طرف چلا رات کی طرح اس وقت بھی دروازہ کھلا تھا یہ بے تامل اندر چلا گیا' سامنے وہی رات والا ایوان تھا۔ یہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور دروازہ کے اندر نگاہ ڈالی وہی رات والی چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ رات والا تکیہ ایک جانب دھرا تھا' تکیہ سے سہارا لگائے عجیب اجنبی بیٹھا تھا تیس چالیس آدمی سامنے تھے۔ واقعی اجنبی تاجر نہیں تھا شیخ جنید بغدادیؒ تھے!

اتنے میں عشاء کی اذان ہوئی لوگ اٹھ کھڑے ہوئے سب لوگ جا چکے تو شیخ بھی اٹھے جونہی انہوں نے دروازہ کے باہر قدم رکھا ایک شخص بے تابانہ بڑھا اور قدموں پر گر گیا یہ ابن ساباط تھا۔ اس کے دل میں سمندر کا تلاطم بند تھا' آنکھوں میں جو کبھی تر نہیں ہوئی تھیں' دجلہ کی سوتیں بھر گئی تھیں۔ دیر تک رکی رہیں مگر اب نہیں رک سکتی تھیں آنسوؤں کا سیلاب آ جائے تو پھر دل کی کون سی کثافت ہے جو باقی رہ سکتی ہے؟

شیخ نے شفقت سے اس کا سر اٹھایا یہ کھڑا ہو گیا مگر زبان نہ کھل سکی اور اب اس کی ضرورت بھی کیا تھی؟ جب دل کی آنکھوں کی زبان کھل جاتی ہے تو منہ کی زبان کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اس واقعہ پر کچھ عرصہ گزر چکا ہے شیخ احمد بن ساباط کا شمار سید الطائفہ کے حلقہ ارادت کے ان فقراء میں ہے جو سب میں پیش پیش ہیں شیخ کہا کرتے:

"ابن ساباط نے وہ راہ لمحوں میں
طے کر لی جو دوسرے برسوں میں بھی طے
نہیں کر سکے۔"

ابن ساباط کو ۴۰ برس تک دنیا کی دہشت انگیز سزائیں نہ بدل سکیں مگر محبت اور قربانی کے ایک لمحہ نے چور سے اہل اللہ بنا دیا۔

(مولانا) محمد اشرف کھوکھر

اللّطیف جل جلالہ کی لطیف قوتیں اور ہماری عقل نارسا

ہم اپنی محدود اور نارسا عقل سے یہ سمجھتے ہیں کہ ٹھوس اور جامد مادوں میں بہت سی طاقتیں مخفی ہیں لیکن یہ ناقابل تردید حقیقت کہ اللہ رب العزت نے فرشتوں اور جنات میں اس سے بڑھ کر لطیف قوتیں مخفی رکھی ہیں۔ اسی طرح کچھ ایسی قوتیں بھی ہیں جو ان سے بڑھ کر ہیں مثلاً انبیا علیہم السلام کے معجزات کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے ساحران فرعون کے تمام بڑے بڑے سانپوں اور اژدھاؤں کو نگل لیا تھا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیحائی کا (مردوں کو زندہ کرنے کا) معجزہ عطا فرمایا تھا۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ اشارہ سے چاند دولخت ہوا اسی طرح سفر معراج میں جہاں جبرائیل امین نہیں جا سکے اللہ رب العزت نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا' سفر معراج میں عجائبات ہی عجائبات ہیں۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی پیرائیہ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ فرشتوں اور جنات کو ہماری بصارت دیکھنے سے قاصر ہے اللطیف جل جلالہ نے ان کو اتنا لطیف بنادیا ہے کہ وہ زماں و مکاں' ثقافت و خفت کی پابندی سے آزاد ہیں۔ محلات کی مضبوط دیواروں سے مثل شعاعوں کے نفوذ کرجاتے ہیں۔ اسی طرح فرشتہ اجل عزرائیل علیہ السلام انسان کو پکڑ لیتا ہے چاہے وہ مضبوط قلعوں میں موجود ہو یا ہوا میں پرواز کر رہا ہو۔

پانی نعمت خداوندی ہے' اللطیف جل جلالہ نے اس میں ایسی برقی قوت مضمر رکھی ہے کہ عصر حاضر کی ظاہری ترقی برقی قوت کی مرہون منت ہے۔ بجلی ایسی غیر مرئی قوت ہے جس سے عصر حاضر میں جدید آلات اور الیکٹرونک میڈیا نے دنیا بھر میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ دنیاوی ترقی کا بام عروج تک پہنچنا برقی قوت کے طفیل سبھی زمانہ کی برق رفتاری انفرادی واجتماعی سہولیات کا فراہم ہونا اپنی جگہ۔ لیکن اس ترقی معکوس نے انسان کی پوشیدہ روحانی قوتوں کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے۔ ظاہری چکا چوند نے انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ انسان ایمانی اطمینان و سکون کی بجائے شب و روز مضطرب نظر آتا ہے' بجلی کی لطیف قوت کے غلط استعمال نے انسانی صلاحیتوں کو ماند کر دیا ہے' وہ نوجوان جو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے' ذکر و عبادات سے سکون پاتا تھا۔

آج مغرب اور ہندوستان سے درآمد شدہ ننگی اور اخلاق باختہ فلموں کو ٹی وی' وی سی آر بلکہ اب تو کمپیوٹر کی اسکرین پر رات رات بھر نظر لگائے اپنے شب و روز اکارت کرتا ہے۔ کوئی بالغ نظر فرد اس اخلاق باختگی کی روش کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دوسری طرف لطیف شعاعوں کے ذریعے جدید ذرائع علاج و معالجہ قابل ستائش ہیں۔ انسانی زندگی کو بچانے کی سرتوڑ کوششیں الفا' بیٹا' گاما شعاعوں کے ذریعے انسان کے اندرون محسوس نقائص کی نشاندہی بہت ہی مستحسن ہے لیکن یہ تو سب دنیا کی باتیں ہیں۔ جب اللطیف جل جلالہ کا فرشتہ اجل پہنچ جائے گا' انسان کی روح قفس عنصری سے غیر مرئی طور پر پرواز کر جائے گی' انسان ایک سرد لاشہ بن جائے گا' سب عزیز و اقارب زمین کی امانت زمین کے حوالے کرنے میں جلدی کریں گے' سب مال و دولت اور سب ٹھاٹھ باٹھ یہیں کا یہیں رہ جائے گا:

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا
جب لاد چلے گا بنجارہ

اور جب عناصر زندگی پریشان ہو جائیں گے تو اس وقت برق کی یہ مخفی قوت کچھ کام نہ دے گی اور دنیا کی یہ برقی رو' روح کو دوبارہ لوٹانے سے قاصر ہو جائے گی لہٰذا ہم اس نتیجے تک پہنچتے ہیں کہ دنیا کی تمام لطیف قوتیں عارضی اور فانی ہیں وہی کوشش' جدوجہد مستحسن ہوگی جو انسان کی روحانی ترقی کا باعث اطمینان و تسکین ہو اور آخرت میں بھی سرخ روئی' کامیابی اور کامرانی کی ضمانت فراہم کرے۔

اللطیف جل جلالہ کے لطف و کرم اور رحمت و مغفرت کے بھی ہم مستحق ہوں گے جب ہم قرآن و

سنت کو اپنے جسم اور جان اور معاشرہ میں عملی نفاذ کی پوری پوری کوشش کریں گے' اپنے بس کی حد تک!! اللطیف جل جلالہ کا لطف و کرم جبھی ہم پر ہوگا جب اصحاب اقتدار انفرادی سہولیات ترقی کی بجائے اجتماعی ترقی کے لئے ہمدردی' اخوت' مساوات' بھائی چارہ' عدل وانصاف کو فروغ دیں گے۔

برقی قوت بجلی کو واقعی صحیح استعمال کرنے سے ایک نعمت قرار دیا جاسکتا ہے لیکن کیا یہ عدل وانصاف اور انسانی مساوات ہے کہ ملک کا امیر طبقہ جاگیردار' وڈیرہ تو بجلی سے مستفید ہو لیکن غرباً اور یتامیٰ' دیہات کے مدارس و مساجد میں دیئے کی روشنی میں پڑھیں اور انتہائی گرمی کے موسم میں تڑپا کے بچوں کی طرح بلبلا رہے ہوں' ایک جاگیردار اپنی چار بیگھ زمین کی سیرابی کے لئے تو گیارہ پول لے جاکر پانی کی موٹر لگائے لیکن مسجد و مدارس کے قریب سے گزرنے والی مین لائن سے دو پول کے ذریعے بجلی کی سہولت نہ دی جائے' کیا عدل وانصاف اور انسانی مساوات کا تقاضا یہی ہے؟

آخر میں دعا ہے کہ اللطیف جل جلالہ اپنا بے پایاں لطف وکرم فرماتے ہوئے مخفی و روحانی قوتوں کی تسخیر کرتے ہوئے اپنی مرضیات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے اور دونوں جہانوں کی کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔ کسی عبداللطیف کے سامنے نہیں بلکہ اللطیف جل جلالہ ہی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

ضروری اعلان

اندرون و بیرون کراچی تمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے رفقاً کرام کے نام بقایا جات کے ریمائنڈر ارسال کردیئے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے نام بقایا جات' واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام: ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی ارسال فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے رسالہ کی قیمت میں بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون: ۳۵۰ روپے ہے۔ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ: اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ (ادارہ)

نعت بحضور سید الکونین ﷺ

خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور (سیالکوٹ)

اے مہ مطلع انوار رسول عربیؐ — بزم عالم کے اے سردار رسول عربیؐ
تجھ پہ لانے کا ایمان و تری نصرت کا — سارے نبیوں کو ہے اقرار رسول عربیؐ
تونے مخلوق کو خالق کے جھکایا در پر — توڑا طاغوت کا پندار رسول عربیؐ
کچھ سبب آپؐ ہی بتلائیں خدارا اس کا — اپنی امت کے اے غمخوار رسول عربیؐ
جھوٹے دعوے ہیں سبھی عشق و محبت دیکھو — گر نہ سنت سے ہوا پیار رسول عربیؐ

رب کے احکام میں ہو پیروی بطرز حبیبؐ
دے گئے مصباح ہمیں معیار رسول عربیؐ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

اسلام اور ملک وملت کے خلاف کسی بھی سازش کو کامیاب ہونے نہیں دیا جائے گا

(مولانا اللہ وسایا)

پشاور (مولانا نورالحق نور) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد کلی گلبہار پشاور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن مجید کی صریح آیات مبارکہ کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر شک وشبہ کرنے اور اس پر دلائل مانگنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے' کیونکہ بارگاہ الٰہی سے اعلان ہو چکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم کردیا گیا لہٰذا آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا مدعی نبوت اور دجال تو ہوسکتا مگر نبی نہیں ہوسکتا انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہی میں مسلمانوں کی نجات ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج قادیانی لابی عالمی سطح پر امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گھناؤنی سازشوں میں مصروف عمل ہے اور اس سلسلے میں مسلمانوں کا جذبہ ایمانی ختم کرنے کے لئے این جی اوز اپنا نیٹ ورک کا جال پھیلائے ہوئے ہیں اور ڈالروں کے ذریعے مسلمانوں کا ایمان خریدنے کی کوششیں کی جارہی ہے جبکہ تمام کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی اور لوگوں کو مراعات دینا انہی سازشوں کا حصہ ہے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ حکمران ملکی امور میں امریکی وقادیانی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں اور آئے روز ان کی خوشنودی کے لئے کبھی توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم اور کبھی دینی مدارس کے خلاف کارروائیوں کے بیانات داغے جاتے ہیں اور ملک میں آج بھی کھلے عام قادیانی تبلیغ کررہے ہیں جبکہ الیکٹرونک میڈیا پر بعض چینلز کے ذریعے قادیانیت کی کا سلسلہ جاری ہے انہوں نے کہا کہ الحمدللہ! جب تک شیدائیان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود ہیں ہر لحاظ پر اسلام دشمن قوتوں کا تعاقب کیا جائے گا اور ملک وملت کے خلاف کسی بھی سازش کو کامیاب ہونے نہیں دیا جائے گا۔ ٥

پشاور میں ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت انتہائی عقیدت اور پرجوش طریقے سے منایا گیا

حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی تشریف آوری

پشاور (نمائندہ خصوصی) یوم تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں پشاور کے تاریخی چوک قصہ خوانی میں ایک بہت بڑا جلسہ عالمی مجلس کے مرکزی امیر شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے صدارت میں منعقد ہوا' جس میں عالمی مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' جناب مولانا مفتی مجیب الرحمٰن' استاذ القراء مولانا قاری فیاض الرحمٰن' مجاہد ختم نبوت مولانا نورالحق نور نے خطاب کرکے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ نبوت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور سلسلہ نبوت' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہوا نہ تو سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی ہوسکتا ہے اور نہ کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کاذب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی عربیؐ کے ارشادات اس کے شاہد ہیں' اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ بھی اس کی گواہ ہے کہ آپؐ کے بعد جہاں اور جس نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا' ہر دور کے مسلمان حکمرانوں نے اس بدبخت ازلی کذاب مدعی نبوت کو جہنم رسید کرکے دھرتی کے سینے کو اس کے نجس وجود سے پاک کیا اور تاج وتخت ختم نبوت کا دفاع کرتے ہوئے سنت صدیق اکبرؓ کو زندہ رکھا۔ علماء کرام نے کہا کہ برطانوی سامراج کے زیر سایہ کذاب مدعی نبوت مرزا قادیانی نے انگریز کے خودکاشتہ پودے نے قادیانیت کی بنیاد رکھ کر انگریزوں کے اشاروں پر اپنی تحریروں میں اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ' انبیاء کرام علیہم السلام' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرامؓ' اہل بیتؓ رسول' اولیاء اللہ اور جملہ مسلمانوں کے خلاف تحریریں لکھیں'

غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مسلمانوں نے تحریر' تقریر' مناظروں کے ذریعہ انگریز کے اس خودکاشتہ پودے کی ارتدادی مہم کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے عشق ومحبت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ پیش کیا جو انشاء اللہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوگا۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء میں دس ہزار سے زائد شمع رسالت کے پروانوں نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی یاد کو پھر تازہ کیا مسلمانوں کی اس عظیم قربانی اور مقدس خون کے طفیل میں ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں قادیانیت کے کفر پر

بحث ہوئی جس میں قادیانیوں کو آزادانہ اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ آخر اس بحث کے نتیجہ میں شہداء ختم نبوت کا خون رنگ لایا اور پوری اسمبلی نے متفقہ طور پر ۷ ستمبر کو مرزا قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کو پاکستان کی غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قادیانیوں کے کفر پر مہر ثبت کردی' اس لئے شہداء ختم نبوت کے خون اور مسلمانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے مطابق قادیانیت کی تبلیغ خواہ وہ تحریری ہو یا زبانی یا اشارۃً ہو یا کنایۃً خلاف قانون اور قابل سزا جرم ہے اور اس طرح ماتحت عدالتوں سے لے کر سپریم کورٹ آف پاکستان اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کی مہر تصدیق ثبت ہے۔ مقررین نے کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ قانون کے محافظوں کی موجودگی میں قادیانی غیر مسلم اقلیت' آئین اور قانون کی بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہود و ہنود اور یورپی لابی کے زیر اثر قادیانی این جی اوز کی زیر نگرانی اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں ملک و ملت کے خلاف سازشوں کا جال پھیلا کر پاکستان کی سالمیت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ مقررین نے زور دے کر کہا کہ ہم اگر ایک طرف ہم بے دریغ قربانیوں کا عزم رکھتے ہیں تو دوسری طرف عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا عزم کئے ہوئے ہیں اور ہم پاکستان کی نظریاتی سرحدوں اور جغرافیائی سرحدات کی حفاظت بھی اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں' اس موقع پر مقررین نے عوام سے دین اسلام اور پاکستان کی حفاظت کا عہد لیا اور انہیں اپنی صفوں میں مکمل اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی دعا پر رات گئے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

یوم ختم نبوت کے سلسلہ میں ملک کے دوسرے حصوں کی طرح صوبہ سرحد اور ملحقہ قبائلی علاقوں میں بھی اجتماعات ہوئے اور ۷ ستمبر کے خطبۂ جمعہ میں خطباء کرام نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی اسلام دشمن اور ملک دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنے کی تجاویز دیں۔

ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہم سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں (علماء ختم نبوت سکھر)

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور نائب امیر حضرت مولانا سید نفیس شاہ کی اپیل پر پورے ملک کی طرح سکھر میں بھی یوم ختم نبوت انتہائی جوش و جذبہ کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر علماء کرام نے خطاب کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا پورے اسلام کی حفاظت کرنا ہے اور اللہ جس سے چاہے حفاظت کروا سکتا ہے' اور اس موقع پر اس بات کی تجدید کی گئی کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ پورے سکھر کی مساجد میں قادیانی فتنہ کی سرگرمیوں کے سدباب کے حوالے سے خصوصی خطاب کئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے سرپرست مولانا عبدالمجید نے مدنی مسجد شاہی بازار' مولانا قاری جمیل احمد نے جامع مسجد بندر روڈ' مولانا محمد حسین ناصر نے مینارہ مسجد' مولانا محمد رمضان نعمانی نے قاسم مسجد' مولانا عبداللطیف اشرفی نے الفاروق مسجد' مولانا ابو محمد نے میمن مسجد' مولانا محمد مراد نے منزل گاہ میں خصوصی خطاب کیا' حافظ محمد زمان نے ربانیہ مسجد میں' مولانا عبداللہ مہاجر نے بلال مسجد میں اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے اور کلیدی عہدوں پر فائز تمام قادیانیوں کو فی الفور برطرف کیا جائے کیونکہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور ان کے پیچھے یہود و ہنود کی سازش کارفرما ہے۔ اگر قادیانیوں کی سرگرمیوں سے چشم پوشی کی گئی تو ملک کو ناقابل تلافی نقصان ہوگا اور علماء کرام نے قافلہ امیر شریعت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

نوجوان نسل کو قادیانیت کے فریب سے بچانے کیلئے حکمران قادیانیت نوازی ترک کر دیں (ریاض الحسن گنگوہی)

ڈیرہ اسمٰعیل خان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر ضلعی امیر جناب محمد ریاض الحسن گنگوہی نے دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کا دورہ کیا اور دفتر دیکھ کر اظہار مسرت فرمایا۔ ان کے ہمراہ ان کے صاحبزادے قاری محمد خالد خطیب جامع مسجد ختم نبوت ڈیرہ اسمٰعیل خان اور مبشر احمد نور بھی ہمراہ تھے۔ اس موقع پر ختم نبوت کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ موجودہ ملکی صورت حال میں قادیانیت نے پھر نئے سرے سے پر پرزے نکالنے شروع کر دیے ہیں۔ اس لئے کارکنان ختم نبوت انتہائی بیداری کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں اتر کر اپنا کردار ادا کریں تاکہ نوجوان نسل پر قادیانیت کا دجل و فریب واضح ہو جائے' انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے قادیانیت نوازی کی پالیسی ترک نہ کی تو مسلمان مجبور ہوں گے کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے از خود کوئی قدم اٹھا کر تاریخ اسلام کو دہرائیں۔

پورے سندھ میں ۷/ستمبر کو ”یوم ختم نبوت“ بھرپور انداز سے منایا گیا

کولاچی (رپورٹ: ابوارسلان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے حکم کے مطابق ۷/ستمبر کو پورے ملک کی طرح پورے سندھ میں خوب جوش وخروش سے منایا گیا۔ علماء کرام خطباء عظام نے مسئلہ ختم نبوت تحریک ۱۹۵۳ء تحریک ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور قادیانیوں کے غلط عقائد اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنما مولانا احمد میاں حمادی، مولانا راشد مدنی، مولانا محمد طاہر مکی نے ٹنڈو آدم کی مختلف مساجد میں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے حیدرآباد، مولانا خان محمد جمالی نے کمب، مولانا محمد حسین ناصر نے سکھر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جامع مسجد مدنیہ کولاچی میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا اور ۷/ستمبر کے حوالے سے عوام الناس کو باخبر کیا۔ اس کے علاوہ ضلع بدین سے مولانا عبدالخبیر ہزاروی، مولانا حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی، مولانا عبدالستار صاحب چاوڑا، مولانا عبدالکریم صاحب، مولانا محمد عبداللہ سندھی، مولانا عبدالحمید حیدری، مولانا فقیر الرحمن، حافظ عبدالخالق اور میرپور خاص ضلع سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا فیض اللہ، مولانا شبیر احمد کرنالوی، مفتی عبیداللہ انور، مولانا محمد عبداللہ، مولانا مفتی منیر احمد طارق، حافظ محمد یامین، مولانا عبدالعزیز سیال، حافظ منظور احمد، مولانا حفیظ الرحمن رحمانی، حافظ محمد طاہر، مولانا عبیداللہ آرائیں، مولانا محمود الحق خیری، قاری افتخار، مولانا محمد ہاشم، حافظ محمد شریف صاحب، منور علی راجپوت، حافظ نسیم احمد، قاری محمد زمان مجاہد ختم نبوت مولانا محمد ایوب، حافظ منیر احمد تالپر، مولانا عبدالستار، مولانا محمد اختر، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا ضیاء الرحمن، حافظ محمد شوکت، مولانا محمد مراد راجموں، مولانا محمد ہاشم حیدرآباد سے مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا سیف الرحمن آرائیں، قاری کامران، مولانا جمیل الرحمن نوابشاہ، مولانا راشد مدنی، مولانا احمد مدنی سکھر سے مولانا قاری خلیل احمد، مولانا محمد مراد ہالیجوی کے علاوہ گمبٹ، خیرپور میرس، مورو، دادو، رانی پور، شہداد پور، شکارپور، پنوں عاقل، گھوٹکی کے علاوہ سندھ کے تمام شہروں میں علماء کرام نے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے عوام الناس کو آگاہ کیا کہ تقریباً ایک سو پانچ سال قبل مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کر کے نبی بننے کا اعلان کیا تو اور اس وقت سے پوری امت مسلمان کے خلاف متحد ہے سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کو واضح کیا اور پھر اس کے بعد تکفیر قادیان کے نام سے دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ شائع ہوا اور اس کے ساتھ متحدہ ہندوستان میں انگریزی حکومت نے قادیانیوں کی سرپرستی کی تو سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، شیخ حسام الدین رحمہم اللہ تعالیٰ نے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے انگریز اور قادیانیت کا بھرپور مقابلہ کیا اور پورے ہندوستان میں قادیانیت کو ناکوں چنے چبانے پر مجبور کر دیا۔ قادیان ایک اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا لیکن سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے قادیان میں جا کر قادیانیت کی بیخ کنی کی۔ ۱۹۴۷ء میں ملک پاکستان وجود میں آیا۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر خان قادیانی کو بنایا گیا اس نے وزیر ہوتے ہوئے قادیانی جماعت کو پروان چڑھانے کی کوشش کی تو یہ سرفروش علماء کرام میدان میں آئے اور مجلس احرار کی سیاسی حیثیت ختم کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد ڈالی اور پورے ملک میں قادیانیت کا تعاقب کیا

۱۹۷۴ء میں طویل بحث کے بعد پوری قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

مولانا فقیر اللہ اختر کا تبلیغی دورہ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے ضلع حافظ آباد کے مختلف علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ انہوں نے محلہ عثمان گنج میں مسجد عثمانیہ میں علاقے کے عوام سے خطاب کیا اور مرزائیت کے دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ مسجد عثمانیہ میں تین اجتماعات اور محلہ حبیب گنج میں ایک اجتماع ہوا۔ علاقہ میں قادیانی ڈاکٹر مبشر داؤد کی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے مسلمانوں کے مرزائیوں سے عام میل جول تھے اور وہ شادی بیاہ اور غمی خوشی میں شریک ہوتے تھے۔ جب لوگوں پر اس غیر مسلم گروہ کی حقیقت آشکار ہوئی تو علاقہ کے تمام مسلمانوں نے مرزائیوں کا سماجی بائیکاٹ کر دیا اور یوں میل جول کے سبب سے مرزائیت کی تبلیغ کی مذموم مہم میں روک تھام کر دی گئی ہے۔ جامع مسجد نور حافظ آباد شہر، شاہی مسجد پنڈی بھٹیاں اور جامع مسجد صدیقیہ بھڑی شاہ رحمان میں کامیاب اجتماعات ہوئے اور سینکڑوں کے اجتماعات کو مرزائیوں کے فریب سے آگاہ کیا گیا۔ اس دورہ میں مولانا عبدالوہاب جالندھری اور مولانا حافظ لیاقت علی خطیب جامع مسجد عثمانیہ بھی شریک سفر رہے۔ ماسٹر رشید اختر اور دیگر ساتھیوں نے اجتماعات کی کامیابی میں بھرپور حصہ لیا۔ مرکزی جامع مسجد حنفیہ چک چٹھہ میں جمعہ کے اجتماع سے بھی مولانا فقیر اللہ اختر نے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین زیر اہتمام
بمقام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی
چناب نگر
فرما گئے یہ ہادی
لانبی بعدی
خان محمد صاحب
شاہ نفیس الحسینی
سالانہ
تربیتی
ردِّ قادیانیت کورس
نامور علماء
ومناظرین
ماہرین فن
لیکچر
دیں گے
انشاء اللہ
۵ شعبان
تا
۲۸ شعبان
۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر
تا
14 نومبر
2001ء
کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات
کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے شرکاء کو کاغذ
قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا کورس کے اختتام
پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں
کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال
کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے
(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
061/514122 04524/212611
خطاطی: محمد امان اللہ قادری، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

REGD. NO. SS-160

ختم نبوت کانفرنس

دوروزہ عظیم الشان ۲۰/ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

۱۲/۱۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۳/۲۴ رجب ۱۴۲۲ھ بروز: جمعرات، جمعۃ المبارک

زیرصدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	راولپنڈی	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
نمبرز	514122	7780337	5862404	2829186	5551675	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان